گلدستہ
یادگار شاد
۱۰ جمادی الاول
ہاتف غیبی نے دی سند
۱۰
۱۳۱۰ ف
باہتمام کارپردازان مطبع مفید دکن چارکمان حیدرآباد دکن میں چھپا
Checked

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ تضمین بر مصرع طرح

کی عطا آصف نے دیوانی کی خدمت شاد کو	حبذا مخلوق کے آرام پانے کیلئے
ہر کوئی خوش خوش ہے دل ہر ایک کا ہے شاد شاد	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے

خداوند عالم نے رعایا اور بادشاہون کے تعلقات لازم و ملزوم رکھے ہین ۔ بادشاہونکو حکم دیا کہ رعایا کے حال مین خبر رکھو انکی داد دو ۔ فریاد سنو ۔ اور آسایش و راحت کی سامان مہیا کرو وغیرہ اسیطرح رعایا کو اپنی بادشاہ کی تابعداری و فرمانبرداری مین جان و دل سے مستعد رہنے کی ہدایت کی ہے جب تاریخ پر ہماری نظر پڑتی ہی اور بعض بادشاہان ماسبق کے حالات دیکھنے مین آتے ہین تو ایک حیرت سی ہوتی ہے یعنی اونکا عزیز وقت اور عمر کا بیبہا حصہ عیش و عشرت مین گزرتا تہا ۔ نہ انتظام ملک سے سروکار ۔ نہ ریاست کی بہبودگی سے غرض ۔ نہ رعایا کی آسایش و تکلیف سے مطلب کل امورات سلطنت کا دارومدار لایق باوفا نمک حلال وزرا پر منحصر تہا ۔ انتظام مملکت کلی و جزئی اونکے اعتماد پر چہوڑ دیا جاتا تہا جسکو وہ بڑی دیانتداری اور ایمانداری سے انجام دیکر نیکنام اور ہردل عزیز ہونے کے علاوہ اپنے آقا کے مورد عنایات ہوتے تہے ۔ اکثر اوقات بعض بدنہاد خود غرض وزیر ہی اپنے آقا اور ملک کی بربادی کا سبب ہوے ہین اور انکی خود غرض اور سازشی کارروائیون نے ملک کو تباہ اور برباد کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹہا نرکہا ۔ مگر ہم یہ نہین کہہ سکتے کہ کل بادشاہان ماسلف عیش و عشرت کے عاشق زار رہے اور تمام وزرای سلف بادشاہوں کو

دشمن تھے بلکہ بعض کا لفظ ہمنے اپنے اس مضمون مین پہلے ہی لکھدیا جس سے کُل پر اطلاق نہین ہو سکتا
یہ امر مسلمہ ہے کہ اچھے اور بُرے ہر زمانہ اور ہر قوم و ملت مین ہوتے آئے ہین۔ بقول شخصے خدا پنج انگشت
یکسان نکرد۔ مگر ہم اور رعایاء دکن اپنی اپنی خوش قسمتی پر جسقدر ناز کرین زیبا ہی۔ اور جسقدر
فخر کرین بجا ہے۔ کہ ہمارے بادشاہ ظل اللہ۔ عادل زمان۔ فخر نوشیروان۔ سکندر شوکت
دارا حشمت۔ خداوند نعمت ہیں۔ فرمان نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک
آصفجاہ سادس خلد اللہ ملکہ۔ ہین جنکو اپنی رعایا کی بہبودگی کی فکر۔ ملک کی فنانشیل حالت درست کرنیکا
ہر دم و ہر لحظہ خیال۔ اور بذات خود انتظام ملک مین اپنے عزیز وقت کا بیبہا حصہ صرف فرماتے
ہین۔ سخاوت مین رشک حاتم۔ فراست و دانائی مین یکتا۔ خلق و مروت مین اپنا آپ ہی
نظیر۔ اور رحم دلی غربا پروری شرفا نوازی کا خاتمہ تو حضرت ظل سبحانی کی ذات بابرکات
پر ہے۔ ہر چند ہمارے آقا و ولی نعمت حضرت ظل سبحانی کو بھی بعد انتقال مختار الملک اول
کے متعدد وزرا کیطرف سے زیادہ تر متفکر رہنا پڑا اور اونکی خود مختارانہ اور ناجائز کارروائیون
نے بارہا خاطر اقدس کو صدمہ پہنچایا مگر حضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ نے بڑے صبر اور بردباری
سے برداشت فرماکر نہایت حسن و خوبی سے اُن ناجائز کارروائیون کو روکا۔ جسکا بفضل خدا
یہ نتیجہ نکلا جو پبلک پر اچھی طرح ظاہر ہوگیا۔ اکثر ایسی ایسی پیچیدگیان واقع ہوئین جنکا
کامیابی کے ساتھہ عقلمندی اور دانائی سے سلجھانا۔ اور جو زبان مبارک سے فرمایا
اوسکو پورا کر دکھانا حضرت ظل سبحانی ہی کا کام تھا بھلا دوسرا کیا کر سکتا جتی کہ امراء
و اعلے بیساختہ کہہ اوٹھا۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ المختصر نواب وقار الامرا
بہادر کے وزارت کا زمانہ ملک اور اہل ملک کے لئے کچھ مفید ثابت ہوا ہو یا نہ ہوا ہو مگر
شاہ و وزیر مین کچھ ایسے اختلافات او پیچیدگیان رہین جسکا یہ نتیجہ نکلا کہ ۱ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ

کو نواب سر وقارالامر بہادر چھہ ماہ کی رخصت لیکر بار مدارالمہامی سے سبکدوش ہوئے
ایسے وقت مین ایک لایق - فرمان بردار کارگزار وزیر کی ملک کو ضرورت پڑی
حضرت ظل سبحانی نے فوراً مہاراجہ پیشکار بہادر کو اس عہدہ کے لئے منتخب کیا اور اوسی
روز بہادر موصوف کو خدمت مدارالمہامی سے سرفراز فرمایا - بیشک یہ لاجواب انتخاب ہوا - ہر ادنے
و اعلےٰ اس انتخاب سے نہایت خوش ہے اور ہر شخص کو یہ امید ہے کہ حضرت ظل سبحانی اور مہاراجہ مدارالمہام
بہادر بالاتفاق عمدہ طور سے امور ریاست کو انجام دینگے اور بہت جلد ملک اور اہل ملک
کیلئے بہبودگی کے سامان ظہور پذیر ہون گے - بلکہ جو کچھ خرابیان سابق کے ملک مین پہلے
ہوی ہین اونکا جلد تر انسداد ہوگا - یہ بات تسلیم شدہ ہی کہ جو شخص ادنےٰ ہو یا اعلےٰ اپنے آقا کی
تابعداری اور فرمان برداری مین اگر فرق نہ آنے دیگا وہ ہمیشہ اپنے آقا کا مورد عنایات
رہیگا جسکی نظیر ہمارے مہاراجہ بہادر مدارالمہام سرکار عالی ہین - آپنے ابتداء زمانہ سے
بجز حضرت ظل سبحانی کے کسی دوسرے سے کام نرکھا اور اس حسن سے حق تابعداری اور
خدمت گزاری کا ادا کیا کہ ہمیشہ مورد الطاف خداوندی رہے - بجز اطاعت کے کوئی بات
آپ سے ایسی سرزد نہین ہوی جو خلاف طبع مبارک حضرت ظل سبحانی ہوتے - اسی اطاعت و
جان نثاری کا یہ صلہ ہے کہ آج ہم آپ کو اس عہدہ جلیلہ پر ممتاز دیکھتے ہین - گو
بالفعل آپ چھہ ماہ کیلئے منصرم ہین - مگر حضرت ظل سبحانی کے مزید سرفرازی اور آپکی
حسن کارگزاری سے یقین کامل ہے کہ بہت جلد مستقل مدارالمہامی کے خلعت سے سرفراز ہون گے
آپکی عمر اسوقت ۳۸ اڑتیس برس کی ہوگی - غالباً نواب مختارالملک اول مرحوم کے زمانہ حکومت کی کارروائیان
آپکو کچھہ کچھہ یاد ہون اور نواب عمادالسلطنت سالار جنگ ثانی کی طرز حکومت کا بھی خیال ہوگا - نواب
آسمانجاہ اور نواب وقارالامرا بہادر کا زمانہ اور تغیرات کے اسباب و وجوہات اچھی طرح

آپکے پیش نظر ہون گے - لہذا ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ آپ ہمیشہ اپنے آقا کی فرمانبرداری
ورضاجو رہینگے اور ہرگز ہرگز وہ روش نہ چلینگے جسکی وجہ سے گلدستہ وزارت مین خار کی خاصیت
پیدا ہو بلکہ اس امر مین ساعی ہونگے کہ یہ گلدستہ ہمیشہ شگفتہ وشاداب ہو اور اسکی نکہت
سے پبلک کا دماغ معطر ہو - انشاء اللہ اپنے آقا اور اہل ملک کے نظرون مین وقعت پیدا
کرنے اور ہردلعزیز ہونیکا سارٹیفکٹ آپہی کو حاصل ہوگا - آپ بڑے لایق - ذکی الطبع ذہیم ہین
عربی وفارسی انگریزی مین اچھی دستگاہ ہے - ملکی زبان مین بہی بہت صاف گفتگو فرماتے ہین
قانون اور انتظام مملکت مین پوری واقفیت حاصل ہے - آپکے ہوشیار - خلیق - معاملہ
فہم - اور خیرخواہ ریاست ہونیکا ہر شخص معترف ہے - سخاوت کبہی آپ پر نازان ہے اور کیون نہو
کہ آپ مہاراجہ چندو لال جامع وقت کی نواسے ہین - نظم آپ کی لاجواب - نثر بے مثال
بہت سی کتابین مطبوعہ وغیر مطبوعہ آپکی تصنیف سے موجود ہین جنکو دیکھکر ہر انصاف پسند آپکے اعلی
درجہ کے لایق ہونیکا معترف ہوسکتا ہے - فن شعر مین آپکو حضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ کے
شاگردی کا فخر حاصل ہے - کلام آپکا بہت پاکیزہ مضمون خیز ہوتا ہے کوئی شعر لطف زبان
اور فصاحت و بلاغت سے خالی نہین - نعت شریف مین بہی بہت کچہہ فرمایا ہے پچاسون
غزلین موجود ہین - جنکے ہر ہر شعر سے ٹپکتا ہے کہ آپکے دل مین رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کا دریائے محبت جوشزن ہے - اللہم زد فزد - اب مین اس مضمون کو ختم
کرکے دست بدعا ہون کہ خداوندا زمانہ حکومت ہمارے بادشاہ عادل کا ہمیشہ قایم رہے
اور ظل اللہ کی عمر ودولت واقبال مین دن دونی رات چوگنی ترقی ہووے نیز عالیجناب
مہاراجہ بہادر مدار المہام سرکار عالی اپنے آقا کی اطاعت مین ثابت قدم رہکر مدام مورد
عنایات خداوندی رہین - آمین ثم آمین - خاکسار محمد عبد اللہ خان ضیغم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تضمین بر مصرع طرح از سخن سنجان معجز بیان

شیفتہ	شاد عالیجاہ کو عہدہ وزارت کا ملا	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
میکش	شاد ہے ہر ایک دل ملک دکن آباد ہے	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
نعیم	پھر چلی باد بہاری گل کھلانے کیلئے	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
شوق جعفری	شاہ محبوب علی دیوان کشن پرشاد ہیں	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
محفوظ	اندنون ہے شاد پر دار و مدار سلطنت	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
مضطر	شاد کے الطاف سے ہیں شاد ہر پیر و جوان	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
سلام	ٹھیک تشریف وزارت ہے کشن پرشاد پر	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
سخن	فضل خالق سے ہوئے ہیں اب مہاراجہ وزیر	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
ہنر	شاہ محبوب علیخان ہے مہاراجہ وزیر	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
مسرور	شاد کے باعث سے دل شاداں ہیں غم کا ذکر کیا	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
رفعت	عادل و منصف کو حق نے اب کیا اعظم وزیر	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
عتیق	شاہ آصف نے کیا ہی شاد کو اپنا وزیر	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے

تخلص	مصرع	ٹیپ
مفید	شاد بھر دیتے ہیں دامن کو ہر مقصود سے	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
شباب	ہوگئے راجہ کشن پرشاد دیوان دکن	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
معروف	ہوگئے راجہ کشن پرشاد دیوان دکن	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
رقص	ہوگئے دستور اعظم پیشکار نامدار	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
افضل	ہیں کشن پرشاد دستور دکن تلمیذ شاہ	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
عیش	شاد نے پائی وزارت عیش ہے ہے خوشی	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
نحیف	آپکو شہ نے بصد عزت کیا اپنا وزیر	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
رشید	شاد کا در ہے غریبوں کا ٹھکانا اے رشید	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
خانم	دی وزارت ہے خالق نے کشن پرشاد کو	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
جاہ	حضرت آصف نے دیوان کر دیا ہے شاد کو	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
خواجہ محمد حسینی	بادشاہ عادل وزیر نیک خصلت خوب خوب	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
ناظم	ہوگئے دیوان آصف کے کشن پرشاد شاد	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
فخر	چل گئے اُن کے در قسمت از زمانے کیلئے	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
صمیم	راجۂ راجہا راجہ کشن پرشاد کا	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
روح	جام دل ہر اک کا مملو ہے شراب عیش سے	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
چاند	مستعد سب خلق ہے خوشیاں منانے کیلئے	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
فغفور	اس وزارت نے کیا فغفور اک عالم کو شاد	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
صبوحی	نغمہ زن ہیں بلبلیں ہر شاخ گل پر آجکل	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
سیف	ہنس رہے ہیں ہر طرف گل بلبلیں ہیں نغمہ زن	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے

اطہر	اطہر اب دیوان ہوے راجہ کشن پرشاد شاد	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
نفیس	قدر ہوگی ملکیونکی ہین مہاراجہ وزیر	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
سلیس	جوش زن دریا مسرت کا ہے دیکھو چار سو	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
لئیق	شاہ آصف نے کیا ہی شاد کو اپنا وزیر	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
شریک	شاہ نے عہدہ وزارت کا دیا ہی شاد کو	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
اعظم	شاہ تو آصف ہین اور دستور اعظم شاد ہین	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
عرب	شاہ با لطف و کرم ہی ہے وزیر اسکا رحیم	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
صاحب	شاہ با خلق و کرم ہی شاد ہی دلسے رحیم	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
منیر	مہر محبوب علی شاہ دکن کے عدل مین	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
ہلال	ہوگئے راجہ کشن پرشاد دیوان دکن	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
موج	ملگئی دیوانی اب راجہ کشن پرشاد کو	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
شریف	اب ترقی ملکیونکی شاد سے ہوگی ضرور	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
شاکر	دوست تیرے سرخرو دشمن ہون تیرے پائمال	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
خیر	شکر خالق شاد دستور دکن ہے آج خیر	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
سرور	ہوگئے ہین شاد صاحب شاہ آصف کے وزیر	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
حسین	شاہ عادل کے مہاراجہ بہادر ہین وزیر	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
کاشف	مصرعہ صیغم سے سب روشن ہے حال روزگار	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے
خلیل	شادمان مخلوق ہے راحت اٹھانیکیلئے	کیا مبارک دور آیا ہے زمانیکیلئے

شیفتہ - جناب مولوی سید محمد کاظم حسین صاحب کنتوری

سیکڑون مضمون ہین تیار آنے کے لئے
قابلیت چاہئے ہم مین بلانے کیلئے

دل دیا ایذا محبت کی اٹھانے کے لئے
آنکھ دی اللہ نے آنسو بہانے کیلئے

شاخ اک ڈھونڈھی تھی ہمنے آشیانے کے لئے
آسمان بجلی گراتا ہے جلانے کیلئے

دیکھئے کسکو بلائے بزم مین وہ رشک گل
در پہ اک خلقت کھڑی ہے بار پانے کیلئے

غیر خاموشی نہین ہے ان کے باتونکا جواب
یون تو ہین باتین بہت قصہ بڑھانے کیلئے

اس خرام نازنین شیفتہ کوئی چال ہے
چال وہ چلتے نہین محشر اٹھانے کیلئے

گلشن عالم سے یارب دور ہو دور خزان
گل تو کیا تنکا نہ چھوڑا آشیانے کیلئے

جل گیا جادو مری تقریر کا صیاد پر
پھول رکھے ہے قفس مین آشیانے کیلئے

دمبدم تبدیل ہوتا ہے حسینون کا مزاج
ہو گیا ثابت تغیر ہے زمانے کیلئے

ہان کسیکے عشق مین مرنا یہہ مرنا اور ہے
یون تو آتی ہے اجل سارے زمانے کیلئے

کوئی ایسا تو زمانے مین لگاوٹ باز ہو
سب سے وعدے کرتے ہین وہ روز آنے کیلئے

خاک اڑائے زندگی بھر ہمنے جنکے واسطے
وہ ہی آتے ہین لحد پر خاک اڑانے کیلئے

جادۂ الفت سے اپنے پاؤن ہٹتے ہی نہین
لاکھ چکر لاکھ گردش ہو زمانے کیلئے

گردنین کٹتی ہین اکثر دست رنگین دیکھکر
تمنے کیا مہندی ملی ہے خون بہانے کیلئے

کیون خفا ہوتے ہو مین طالب نہین بوسہ دو
بس لب شیرین سی کہدو زہر کھانے کیلئے

سامنے روئے منور کے نہ پائے گی فروغ
شمع کو روشن کیا تمنے جلانے کیلئے

یا تو پہلو مین جگہ تھی یا کھڑے ہین در پہ ہم
کیا بڑھایا تھا ہمین تمنے گھٹانے کیلئے

کون کہتا ہے نہ آؤ بیٹھو شوق سے
کیون اشارے کرتی ہو دلمین بہانے کیلئے

آؤ ہم تم باغ مین دیکھین بہار فصل گل
چھوڑ دین باد خزان کو خاک اڑانے کیلئے

شیفتہ سودا ہے مجکو زلف عنبر بیز کا
حضرت ناصح نہ آئین سر پھرانے کیلئے

حبیب جناب مولوی سید محمد کاظم صاحب لکھنوی یادگار خاندان ناسخ مرحوم

وہ نہین سنتے ہین بیٹھا ہون سنانے کیلئے
آرزوئین مضطرب ہین لب تک آنے کیلئے

بیزبان بھی ہین زبان گویا سنانے کیلئے
گوش دل پیدا ہوے تیرے فسانے کیلئے

ایک ہی قانون الفت ہے زمانے کیلئے
جان جانے کے لئے ہے دل ہے آنے کیلئے

یہ تحمل ہے کہ جب کرتے ہین وہ تازہ جفا
واہ کہدیتے ہین ہم بھی دل بڑھانے کیلئے

ہمت مردانہ کہدیتی ہے کوئے یار مین
بیٹھ جاؤ کون آتا ہے اٹھانے کیلئے

دیکھلو آئینہ سان آنکھونسے دلتک راستے
آؤ یہ گھر ہی تمہارا آنے جانے کیلئے

جیسے جلتا ہے سمندر ہون وہ مرغ دل کباب
برق خس بنتی ہے میرے آشیانے کیلئے

تھا سبک رو یہ ہین میرا توسن عمر رواں
اور نکلی شاخ الفت تازیانے کیلئے

آئے کوئے یار مین جسکو سر سودا ہو
شوق سے بیٹھا ہون ایذائین اٹھانے کیلئے

سب ہوا خواہ ریاست کہہ رہے ہین تھا ضرور
ق
شاد سا دستور اعظم اس زمانے کیلئے

ایک جا ٹھہری کہان برسون تو سرگردان پھری
تھی وزارت مضطرب اس گھر مین آنے کیلئے

شمع ایوان وزارت ہین کشن پرشاد شاد
ایسا اسکندر ہو اس آئینہ خانے کیلئے

کہتے آتے ہین رعایا اور ملازم جوق جوق
ق
داد دینے کو ہے تو ہم داد پانے کیلئے

اس خدا کی شان کے قربان جو لایا یہ دن
دقتین حایل نہین یان آنے جانے کیلئے

ملک مین حرف غلط بنجائیگا نقص عمل
نکتہ رس اب آ بسا بیٹھا ہی اٹھانے کیلئے

داد تکثیر زراعت دے یہ حسن نظم سے
دام مین آئے کبھی طائر نہ دانے کیلئے

دور ہین تیرے یہانتک سیم و زر اگلے زمین
سطح بالائی نہ کافی ہو خزانے کیلئے

کثرت بار علایق سے یہ کب بیجا جھکا
خاص ہے فرق حبیب اس آستانے کیلئے

ضیغم شہر سخن ہی میزبان شاعران
آئے ہین ارباب فن سننے سنانے کیلئے

بیدل — جناب مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب تلمیذ حضرت غالب مغفور دہلوی

ہی دم سرد عدو تیرے بجھانے کے لئے
یہہ ہوا بدلی ہی تازہ گل کھلانے کیلئے

تیر نے دل مین جگہہ کی گھر بنانے کے لئے
زخم نے رستا بتا یا آنے جانے کیلئے

دوست لائی قبر مین جیدم بسانے کے لئے
بوئے گل لائی صبا چادر بسانے کیلئے

غیر سے کہتے ہین وہ میرے ستانے کے لئے
اور کچھ جبین نہو تو گھر ہے آنے کیلئے

کون آیا ہے جنازہ کے اٹھانے کے لئے
خاک مین آیا ہے وہ مجکو ملانے کیلئے

سنگدل کے دلپہ سر ہو اور نکلے اپنی جان
مرتے دم ہو لیتے یہہ پتھر سرہانے کیلئے

وحشت صحرا نوردی کی نہین واماندگی
پاؤن ٹوٹے گردش قسمت کہانے کیلئے

وای قسمت وہ نہ جاگے بخت خفتہ کیطرح
نالے بھیجے دل نے پہلو سے جگانے کیلئے

خیر ہین تیرے مشیر اور آسمان میرا عدو
تو بنانے کیلئے ہے مین مٹانے کیلئے

ہائے شوخی لطف کے پردہ مین کرتے ہین ستم
بھیجتے ہین غیر کو میرے بلانے کیلئے

روح ہی جب چل بسی پھر قبر کسکے واسطے
بے مکین کیون ہے تردد گھر بنانے کیلئے

المدد ای سوز دل بس ہو چکی آسودگی
برق کو تکلیف کیون دی آشیانے کیلئے

میرے اوجھل مین جمائیگا فلک رنگ عدو
ہو گی سازش غیر سے میرے جلانے کیلئے

جبہہ سائی سے ہوا داغ غلامی جب نصیب
زخم پیشانی نے بوسے آستانے کیلئے

کنج آزادی سے اٹھکر فکر آبادی جو کی
تنکے چنو لئے فلک نے آشیانے کیلئے

صبر کو زہر ہلاہل سبزۂ خط نے دیا
بیقراری سبز باغ آئی دکھانے کیلئے

جب بنایا آشیانہ مرغ دل نے بہر وصل
دل کی بیتابی چلی بجلی گرانے کیلئے

منتیں کرنی پڑیں کیا کیا نہ صبر و ضبط کی
ربط جب اُس سے گھٹا یا غم بڑھانے کیلئے

غیر سے درمان طلب ہے میرے زخموں کا وہ شوخ
جائے مرہم آیا ہے چرکے لگانے کیلئے

سوختہ قسمت نہ ہوگا کوئی مجھسا ہمنشین
صلح کر لی غیر سے میرے جلانے کیلئے

انتخاب شاہ کیا اچھا ہوا اصل علےٰ
شاد کی خدمت مبارک ہو زمانے کیلئے

بعد شادوں کے ہوا ہی شاد دستور دکن
انتخاب شاہ اچھا ہے زمانے کیلئے

طرز اپنا چھوڑ کر لکھی بطرز لکھنو
یہ غزل بیدل نے ضیغم کو سنانے کیلئے

سخن جناب نواب میر خیراتی علی خانصاحب نصا یادگار خاندان جناب خواجہ حیدر علی صاحب آتش مرحوم

آئے ہیں رنج و الم دل کو اٹھانے کیلئے
خلق خالق نے کیا ہے آزمانے کیلئے

کیوں نہیں آتا قدر انداز اوڑانے کیلئے
دل مرا پہلو میں حاضر ہے نشانے کیلئے

اُسکو بھڑکاتے ہیں دشمن دل دکھانے کیلئے
آتش افروزی ہے ساری ہی جلانے کیلئے

چھوڑ کر مرقد میں تنہا چل دئے احباب سب
شمع باقی رہگئی آنسو بہانے کیلئے

غم ترے مجنوں کا بعد مرگ بھی باقی رہا
قبر پہ آئے بگولے خاک اوڑانے کیلئے

ہم فقیروں کے مزاروں پر تکلف کیا ضرور
چاہیئے اک کہنہ چادر شامیانے کیلئے

ہم سے کیا ہوگی سیہ کاری پرشش روز حشر
پاس ہے اپنی خط قسمت دکھانے کیلئے

کروٹیں بدلوگے کب تک وصل کی شب تا سحر
کچھ تو باقی رہنے دو صاحب زمانے کیلئے

وصل سے کب کم ہوئی ایجان ترقی عشق کی
شعلے بھڑکے اور بھی دل میں جلانے کیلئے

ہمصفیرو چھوٹ کر میں بھی کسی دن آؤنگا
چاہیے باقی مرے بھی آشیانے کیلئے

ہم مسافر ہین جہان مین کیا ہماری بود و باش
اس سرا مین ٹہرے ہین دانستہ جانے کیلئے

ضبط ہی بلبل کو یہہ ممکن کہین ہوتی ہے بات
شاخِ گل مدِ نظر ہے آشیانے کیلئے

اُس عدم آباد سے اس دشتِ پر آشوب مین
لائی ہے تقدیر کیا در در پہرانے کیلئے

یاس و حرمان آئے بعدِ مرگ وقتِ فاتحہ
بیکسونکی قبر پر آنسو بہانے کیلئے

دل پہ ڈالو شوق سے صاحب نگاہِ خشمگین
چاہیے تیرِ قضا ایسے نشانے کیلئے

پہیر لیتا چشم کا پہلو بدل تا دفعتاً
وہ تمہارے واسطے ہے یہ زمانے کیلئے

کسقدر شومیٔ قسمت ہے ہوائے تند نے
ایک ہی تنکا نہ رکہا آشیانے کیلئے

اک مشتِ خاک پر اللہ رے جور و ستم
آندہیان آئین ہزارون ہی مٹانے کیلئے

اس غرض سے چہوڑ کر ملکِ عدم آئے ہین ہم
عشق کے بازار مین سکے بٹہانے کیلئے

لوگ چومین لے شہ خوبان شرف کی بات ہے
سنگِ اسود چاہئے اس آستانے کیلئے

واسطے رونیکے آنکہین حق نے بخشی ہی ہمین
دو لو یہ ناسو ہین آنسو بہانے کیلئے

حشر کا دن ہے نہین معلوم کیا انجام ہو
نامۂ اعمال جاتے ہین دکہانے کیلئے

منتظر بیٹہے ہوے ہین کام ہوتا ہی تمام
مبتلائے سبزۂ خط زہر کہانے کیلئے

دل پہ پڑتی ہے نگہ رہ رہ کی بچنا ہے محال
تیر کیا اچہا نکالا ہے نشانے کیلئے

نزع مین جب ہچکیان آئین تو مین سمجہا سخی
ہے طلب کاری آئی ہین بلانے کیلئے

میکش - جناب شمس الحق سجاد علیصاحب تہانوی درگاہ حضرت علوی رحمۃ اللہ علیہ

ہم یہان آئے ہین رنج و غم اٹہانے کیلئے
راحت و آرام ہین ساری زمانے کیلئے

کیا یہان ٹہرین وا روہی زمانے کیلئے
یہہ تو ظاہر ہی کہ سب آئے ہین جانے کیلئے

باغِ عالم مین نہو گی حشر تک وہ بارور
شاخ جو نکلیگی میرے آشیانے کیلئے

قبر عاشق پر ادا ہوتی ہین لاکھون منتین　　تم بہی آجاؤ کبھی بیڑی بڑہانے کیلئے

کوئی لے آئے ہماری لاش پر دیکر فریب　　گھر سے وہ نکلے ہین پھر مردے جلانے کیلئے

پاس سونے سے تو عاشق کے انہین نفرت ہی تہی　　سوتے فتنون کو مگر آپہنچے جگانے کیلئے

لئے ہو تو اب کوئی دن چھاونی چھاو یہان　　مضطرب مدت سے تھی تم دلمین آنے کیلئے

دیکھئے ہمکو فلک دیتا ہے کیا کیا گردشین　　گھر سے نکلے ہین مقدر آزمانے کیلئے

اب ہوا ہو جائیگی دو دن کی ہی فصل بہار　　فکر کیون کرتی ہے بلبل آشیانے کیلئے

کسطرح حسرت نہ برسے قبر عاشق پر ترے　　شمع بہی آتی نہین آنسو بہانے کیلئے

دیر سے خاموش کیون بیٹھی ہو میری بزم مین　　سوچ لو پہلو کوئی دل کے جلانے کیلئے

وہ مین ہی ہون ہاتھ بہی میرا لگا تا بارہا　　وقف کر رکہا ہے حسن اُسنے زمانے کیلئے

وحشت دل سے مری ہے اُنس اسکو اسقدر　　گھر تک آتا ہے جنون مجکو بلانے کیلئے

وعدہ وصل آج بہی پورا نہیں کرینگے وہ　　شام ہی سے بیٹھے ہین مہندی لگانے کیلئے

جہوٹے وعدونکا تمہارے کسطرح ہو اعتبار　　بارہا تمنے قسم کہائی ہے آنے کیلئے

ڈالکر مٹی کرو اونچی نہ میری قبر کو　　پھر بگولے اُٹھینگے اسکے مٹانے کیلئے

مٹتے ہی میری وہ نقش غیر لیکر جم گیا　　قبر پر آئے مرا خاکا اُڑانے کیلئے

فصل گل آئی ہے ہر سو عندلیب زار لب　　ڈہونڈہتی پھرتی ہے تنکے آشیانے کیلئے

قتل کے ڈھیلے بھی نہ دور رکھے اُٹھا کر آپنے　　قبر پر آئے تھے کیا گنتی گنانے کیلئے

اُسکی زلفون سی ہے اُلفت پیرہن صد چاک کو　　دوستی موذی سے کی ہے مار کہانے کیلئے

تیوریان مرقد پہ تو میری چڑہائین بارہا　　پھول بہی لیکر کبھی آؤ چڑہانے کیلئے

کیون نہ جولانی دکھائے توسن طرار ناز　　بدہیان پہولونکی ہون جسم تازیانے کیلئے

ابر رحمت سے بڑہ گئی قبر مکیش کی ترک | اٹھکے آتی ہین گھٹائین شامیانے کیلئے

نعیم ۔ جناب محمد احمد نعیم صاحب لکہنوی حال ساکن حیدرآباد

جو جفا کیجا ہین کرین محبت ستانیکے لئے | ہم نہین پیدا ہوئی ہین منہہ پہرانے کیلئے

ہجر کیا کم ہے تمہارا جان جانیکے لئے | مجہہ سے ضد کرتے ہو پہر کیون زہر کہانے کیلئے

وصل مین اچہی طرح دیکہا ہی پہر چہپتے ہو کیون | کیا بنائی ہی نئی صورت چہپانے کیلئے

کرکے مفتون ترک الفت کی نصیحت تہی ہین | خود لگا کر آگ دوڑے ہین بجہانے کیلئے

نوش وصلت نیش فرقت کا نہ پایا کچھ مزہ | ہم یہان آئے تہے کیا بیکار جانے کیلئے

کیا خطا مجہہ سے ہوئی غصے سے ہی منہ لال لال | شعلہ رو کیون بنگئے ہو دل جلانے کیلئے

درد دل ہمنے کہا تو ہنس کے بولے سن لیا | کان تہے مشتاق اپنی اس فسانے کیلئے

واہ ری تیری نرالی عادتین ای تند خو | روٹہہ جانا خوب سیکہا ہی منانے کیلئے

کاکل پیچان نہین عارض پہ ہی اے سیمتن | یہہ طلسم قدرتی ہے اس خزانے کیلئے

دیکہنے آئے نہ جیتے جی مری پر آئے کیون | کیا مسیحائی کروگے اب جلانے کیلئے

عشوہ و غمزہ ادا و ناز و خود بینی و حسن | جمع ہین سامان کیا کیا دل لبہانے کیلئے

مرگ پر میری ہی اتنا گریہ کیون اے دوستو | ہمتو آئے تہے یہان اکروز جانے کیلئے

دولت دیدار خوبان ہاتہ آئے کسطرح | بخل سے یہہ رشک قارون ہین نہ مانے کیلئے

یونہین فرقت مین تہین تڑپائینگے کیسا وصال | کہتے ہین ہنس ہنس کے وہ ہمکو رلانے کیلئے

رنج تنہائی کی اب ظلمت سے نکلو ای نعیم | ہین بہت مہرو جہان مین دل لگانے کیلئے

شوق ۔ جناب میر عبدالرؤف صاحب جعفری شاگرد رشید حضرت حبیب کنتوری

مین نے رکہے ہین جو تنکے آشیانے کیلئے | آسمان بیتاب ہے بجلی گرانے کیلئے

جس پہ کرتا ہون نشیمن ٹوٹ جاتی ہے وہ شاخ
آندھیان آتی ہین میرے آشیانے کیلئے

پھرا قاصد لیکے پلٹا ہے نوید وصل یار
کیون نہ بیتابی سے در تک جاؤن لانے کیلئے

ذات واجب کو بقا ہے اور حادث کو فنا
ہو گیا ثابت کہ یہ آیا ہے جانے کیلئے

جب مجھے مجبور دیکھا آئے رحمت جوش مین
منتظر تھی مغفرت گویا بہانے کیلئے

زخم دل پر خوب چھڑکا ہے تبسم نے نمک
تازہ تدبیرین ہین اشک خون رلانے کیلئے

ہین توکل کے ترے شوریدہ سر سرمایہ دار
خون دل پینیکو ہے اور غم ہی کہانے کیلئے

کون ہے جز بیکسی قبر شہید ناز پر
جل بجھی اک شمع تھی آنسو بہانے کیلئے

یان ازل سے خاکِ در ہی غازۂ رخ دینا
لوح پیشانی ہے تیرے آستانے کیلئے

پیشکاری اور وزارت دونون پایا ہین انہین
خاص ہے شہ کی عنایت اس گھرانے کیلئے

وصل کی شب آگئی ہے اب وہ گھر آتے ہین شوق
ہم کھڑے ہین راہ مین آنکھین بچھانے کیلئے

محفوظ - جناب ابو المکارم حافظ شیخ محی الدین احمد صاحب شاگرد حضرت داغ دہلوی

آپ کی محفل سے جب اٹھتا ہون جانے کیلئے
درد اٹھتا ہے کلیجہ مین بٹھانے کیلئے

یہ تکلف سامنے عاشق کے آنے کیلئے
ایسی صورت اور ای ظالم چھپانے کیلئے

تجکو زاہد مے سے نفرت واقعی نادان ہے تو
یہ تو شئے دنیا مین ہے پینے پلانے کیلئے

پھر غنیمت ہے کہ ان آنکھون سے کچھ تسکین ہے
اشک پیتا ہون لگی دلکی بجھانے کیلئے

ڈھونڈھتی ہین اسکی نظرین دلکو پہلو مین مرے
کوندتی بجلی ہے میرے آشیانے کیلئے

جان ہی میری لئے جاؤ اگر جاتے ہو تم
تم بھی جانیکیلئے ہو یہ بھی جانے کیلئے

اس جوانی نے تو میری زندگانی تلخ کی
کیون دعا کی تھی شباب آنے کیلئے

یہ مقدر سے کہان امید سلجھین اپنے کام
لاکھ تدبیرین کرو بگڑی بنانے کیلئے

زہر دیتے ہین مجھے یاد کیجئے جام شراب
آج میرے سر ہوئے ہین کچھ پلانے کیلئے

زندگی سے ہجر جانان ہین خفا بیٹھے تھے ہم
مہربانی سے اجل آئی منانے کیلئے

چاہنے والونکا مجمع دیکھکر کہتے ہین وہ
کیا ہمین پیدا ہوی سارے زمانے کیلئے

کِسکا خط کیسا ہوا اب خط کہ خود ہم مر چلے
اب صبا آئے تو آئے خاک اُڑانے کیلئے

اپنی کچھہ تصویر کی شوخی بھی دیکھی آپنے
دیکھئے تیار ہے آنکھین لڑانے کیلئے

اُنکی قسمت سے مجھہ بدبخت کے حصہ مین سب
بچ رہی تھی جتنی ناکامی زمانے کیلئے

کیا قیامت ہے زمین سے آسمان بھی ملگیا
مشورے ہین اتدن میرے مٹانے کیلئے

وہ شہید ناز ہون مین اوسکی اک اک وار پر
مرحبا کہتا رہا ہون دل بڑہانے کیلئے

مٹگئے سب ولولے جب تجکو پایا بیوفا
اب دعائین مانگتا ہون موت آنے کیلئے

یہہ وہی آنکھین ہین جنمین رہچکے تم مدتون
اب حجاب آنے لگا صورت دکھانے کیلئے

ہم نہون گے شعر رہجائینگے اپنے یادگار
ہم بھی محفوظ چھوڑینگے زمانے کیلئے

زمان ـ جناب حاجی محمد شاہ زمان خان صاحب متوطن ریاست دوجانہ حال وارد حیدر آباد

ہجر شہ مین ہچکیان مضطر ہین لینے کیلئے
دیکھئے آتی ہین کب حورین بلانے کیلئے

مین رہون محروم کیون یا رحمتہ العالمین
عام ہے رحمت تمہاری جب زمانے کیلئے

چومنے کو جسکے مضطر رہتے تھے روح الامین
پہوڑتا ہون سر کو مین اُس آستانے کیلئے

کون ہے جز آپکے مولےٰ شفیع المذنبین
مل گئی مُہر شفاعت بخشوانے کیلئے

عرصہ گاہِ حشر مین مر کہپ کے پہنچون یا نبیؐ
آپ اگر وعدہ کرین جلوہ دکھانے کیلئے

ہجر شہ مین روتے روتے مرگیا ہون قبر پر
ابر رحمت کا ہو ٹکڑا اشامیانے کیلئے

اب زمان کو آستانے پر بلالو یا نبیؐ
ہند مین چہوڑا ہے کیون در در پہرانے کیلئے

رمز - جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سہمدہی مسکین شاہ صاحب نقشبندی

ق

خوب ہی آراستہ ہی اندلون بزم طرب
خوش گلو قوال سب بیٹھی ہین گانے کیلئے

لا رہا ہے کوئی طبلہ کوئی لاتا ہی ستار
ہی کوئی مصروف ساز اپنا ملانے کیلئے

فکر نغمہ مین کوئی بیٹھا ہی لیکر چنگ و دف
دھُن لگائے ہے کوئی اچھے ترانے کیلئے

یاد کرتا ہے کوئی بیٹھا مبارکباد رمز
آرزو سبکو ہے راجہ کے سنانے کیلئے

جلسہ شادی دیوانی کو سنکر دور سے
دوڑکر آتے ہین سب دم لطف اٹھانے کیلئے

کر دیا راجہ نے زندہ نام چندولعل کا
حکم فرمایا ہے سیم و زر لٹانے کیلئے

کہتے ہین سب لوگ دیوان جو مہاراجہ ہوے
تھے وہ خود لایق ہی ایسی بار اٹھانے کیلئے

قحط سے حالت تلنگانہ کی ہی بالکل خراب
لوگ اکثر مر رہے ہین آب و دانے کیلئے

خیر خواہو انکا دل محزون ہوا ہے باغ باغ
مستعد بیٹھے ہین دشمن زہر کھانے کیلئے

آگیا لب پر یہہ مصرع رنگ محفل دیکھکر
کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے

مرزا - جناب مرزا عبدالرحمن بیگ صاحب شاگرد عالیجناب نواب فصیح الملک بہادر داغ مدظلہ

مین نے جذب دل سی کھینچا انکو آنے کیلئے
وہ یہہ کہتے ہین ہم آئے ہین بلانے کیلئے

مجکو دیکھا دیکھکر محفل مین اسنے غیر کو
یہہ ادا ہے خاص میرا دل لبھانے کیلئے

رنج و آفت ہی مین گزری ہی سنبھالا جب ہوش
ہین مگر پیدا ہوا صدمے اٹھانے کیلئے

کیا تماشہ ہو کہ محشر مین وہ سبکے روبرو
منتین میری کرین میرے منانے کیلئے

یان تو آئی بار رہا ہونٹو نپہ یہہ جان حزین
انکو سو سو حجتین مجھ تک ہین آنے کیلئے

بیرخی سی ہوگیا اوسکی جہان دشمن مرا
مستعد دیوار و در ہین کاٹ کہانے کیلئے

انکو اہل درد کی ایذارسانی کھیل ہے
شمع روشن کی ہے پروانے جلانے کیلئے

درد دل اُنکو سناؤنگا مزے سے رات بھر ۔ رکھ لین یارب وہ مجھے قصہ سنانے کیلئے

جانتا ہون جسقدر وہ بے تکلف ہے مگر ۔ شرم ہے اُسکو فقط میرد کہانے کیلئے

نیچی آنکھین ہین لب اُنکا تبسم صبح وصل ۔ گدگدانا وہ مرا اُنکو ہنسانے کیلئے

آجکل جوبن کسیکا آگیا ہے جوش پر ۔ دلکی ہر زاخیر ہو مضطر ہو جانے کیلئے

مضطر ـ جناب ابو الفیض میر عزیز علی صاحب تلمیذ حضرت داغ دہلوی

باغ عالم ہے نہین آرام پانے کیلئے ۔ ہم ہوئی پیدا فقط صدمے اُٹھانے کیلئے

ہجر کی باتین سنا تا وصل مین ایسا نہین ۔ آتے ہی کہتے ہو جو تم مجھسے جانے کیلئے

سکے کٹوا نہین مجکو کچھ نہین تھی پیش و پس ۔ بھیجدے ظالم کسی کو آزمانے کیلئے

رہ گئے اُس گلبدن کی وصل سے محروم ہائے ۔ گرچہ ہمنے رنج و غم سر پر زمانے کیلئے

وصل مین بھی تمکو شاید غیر کا آیا خیال ۔ تلملاتے ہو مرے پہلو سے جانے کیلئے

مضطر ناچیز کا دل ہند سے بیزار ہے ۔ دل مین ہین ارمان بیحد کعبہ جانے کیلئے

بارق ـ جناب مولوی مرزا مظفر حسین بیگ صاحب ندوہ گا فارسی مدرسہ گولکنڈہ شاگرد داغ

عذر ہے زاہد کو میخانے مین آنے کیلئے ۔ آج میکش جائینگے حضرت کو لانے کیلئے

آج بارق مستعد ہی زہر کہانے کیلئے ۔ چاہئے پھر خدا اُسکو منانے کیلئے

آتے ہو مقتل مین تلوارین لگانے کیلئے ۔ چھوڑ جاتے ہو مجھے کیون تلملانے کیلئے

مجھکو ضبط اشک سے تکلیف دونی ہو گئی ۔ دل مین اک ناسور ہے پانی چرانے کیلئے

کیا صفائی موسم گل مین کریگا باغبان ۔ تنکے بلبل لیگئے سب آشیانے کیلئے

بیٹھ جانیکو جگہ ملجائے بزم غیر مین ۔ پھر مین دیکھون کون آتا ہے اُٹھانے کیلئے

کس ڈھٹائی سے چُرا کر دل مرا کہتے ہین وہ ۔ آپ آتے ہین ہمین چوری لگانے کیلئے

وہ یہہ کہتے ہین اُٹھا یا کیون نہ طوفان عشق مین
کسنے روکا تھا تجھے آنسو بہانے کیلئے

خالی از علت نہین محشر خرامی آپ کی
سب یہہ چالین ہین مرے شید ابنانے کیلئے

ہے گرفتار بلا مدت سی اُن کی زلف مین
کیا بنا تھا دل مرا اس قید خانے کیلئے

اُٹھ گئی شکر خدا اب پاسبان کی روک ٹوک
ملگئی ہمکو اجازت آنے جانے کیلئے

گر نظر سے بچگیا صیاد کی تو اے فلک
بجلیان تو ہین ہمارے آشیانے کیلئے

دل اُٹھا تا ہے مزے کیا کیا جفا و جور کے
تم رہو لاکھون برس زندہ ستانے کیلئے

کشتۂ تیغ تغافل کو ترے چونکائے کون
شور محشر کو خدا بھیجے جگانے کیلئے

شاد کو خوش کر دیا سرکار نے اک آن مین
یہہ مروت ہے اسی شاہی گھرانے کیلئے

وا حسرت جس مکان مین حشر تک سوئینگے ہم
اُسمین بستر ہے نہ تکیہ ہی سرہانے کیلئے

آرہی ہین وہ مگر فتنون کا ایسا ہے ہجوم
راہ تل بھر بھی نہین آنکھین بچھانے کیلئے

شمع گر جلتی نہین تو حسرت و ارمان ہی
کوئی تو تربت پہ ہو آنسو بہانے کیلئے

عاشقون نسے کہہ رہی ہی صاف لالے کی بہار
دل وہی ہے جو بنا ہی داغ کھانے کیلئے

کیا کرون یارب کوئی تدبیر بن پڑتی نہین
اس بلائے عشق سے پیچھا چھڑانے کیلئے

آئین وہ اس گھر کو اپنا کفش خانہ جان کر
ہم یہان موجود ہین آنکھین بچھانے کیلئے

قبر مین بھی تو عذاب قبر سے بارق مجھے
آئینگے مشکل کشا میرے بچانے کیلئے

رند مشرب تو ہے بارق پوچھتے ہو اُسکو کیا
چلدیا ہو گا کہین پینے پلانے کیلئے

جلیل جناب حافظ جلیل حسن صاحب سلمہ تلمیذ امیر اللغات شاگرد حضرت امیر مینائی علیہ الرحمۃ

دل ہوا کیا راضی ترے کوچے سے جانے کیلئے
پاؤن پھیلاتی ہے نیند آنکھین اٹھانے کیلئے

وصل کی شب کیسے پچتائی وہ مجھسے روٹھکر
ڈالدین باہین جو گردن مین منانے کیلئے

بدمزاجی کا تری لوٹے مزہ کیون مدعی / تیرے منہ کی گالیان ہین میرے کہانے کیلئے

سیر رونیکی دکھاتے ہین منہ سنکر غیر کو / اشک آئے اور میرا جی جلانے کیلئے

مین نہین موسیٰ جو پردہ سے نکالون یار کو / اک صدا کافی ہے میرے لوٹ جانے کیلئے

ہم نگاہ باغبان مین ہیتے ہین اے ہمصفیر / شاخ کیا نازک سی چہانٹی آشیانے کیلئے

کیون ہلین اپنی جگہہ سے ضعف مین ہم آہنون / رنگ چہرہ کا ہی کافی آنے جانے کیلئے

دیکھلے پلکین اٹھا کر ای مرے صیاد ادہر / چاہئین دو چار تنکے آشیانے کیلئے

بزم مین مجھکو جلانیسے تمہین کیا فائدہ / شمع کیا کم ہے یہان آنسو بہانے کیلئے

نکلسے بوئے گل نکلکر کسقدر برباد ہے / پھرتی ہے آوارہ بلبل آشیانے کیلئے

میری قسمت کیا جگائینگی نگاہ لطف سے / انکی آنکھین ہین فقط جادو جگانے کیلئے

آنکھ دکھلاتا نہین صیاد آکر باغ مین / لوٹتی ہے برق میرے آشیانے کیلئے

ہم تو آہین کھینچتے ہین پہونکدین جو دل جگہہ / ڈہونڈتے ہے بلبل کوئی دلکش ترانے کیلئے

بسئے گل سنکر ہین گہولون کے غنچہ مین ہم / شاخ گل ہے کیا ضرورت آشیانے کیلئے

بے نیازی دل نوازی کے تری صدقے نثار / ہمتو ہین تیرے لئے تو ہے زمانے کیلئے

گر تلون کا یہی ہے رنگ طبع یار مین / کوئی نیرنگی نہ چھوٹے گی زمانے کیلئے

اسسل چابک کو لازم ہے الجہن عشقمین / گیسوے خمدار ہین دل کا رشتانے کیلئے

ہای میرے ہاتھ تو کچھ بھی نہون اور ای صنم / ہار گردن کیلئے بدّہی ہو شانے کیلئے

امتحان اپنی محبت کا لیا کس کس طرح / حورون کے قصے سنائے آزمانے کیلئے

بعد استاد اب غنیمت ہے دم انکا ای جلیل / مایۂ صد ناز ہین اختر زمانے کیلئے

اعظم - جناب میر یاور علی صاحب تلمیذ حضرت داغ دہلوی

کوئے قاتل مین چلا ہون سر کٹانے کیلئے
دست ظالم کی صفائی آزمانے کیلئے

وہ بت خود بین چلا ہے خیر ہو یا رب خدا
محفل اغیار مین میرے جلانے کیلئے

سہتے سہتے جور تیرے چل بسے عشاق سب
مین ہی باقی ہون ستم تیرے اٹھانے کیلئے

وہ کہین گھبرا نہ جائین ہین بہت کمسن ابہی
مستعد ہون مین تو داغ دل دکھانے کیلئے

میکدہ مین چلکے دیکھو حالت زاہد ذرا
لیگئے ہین گھیر کر میکش پلانے کیلئے

شکر ہے بعد فنا یہہ فخر ہے مجکو نصیب
آئے ہین وہ پھول تربت پر چڑہانے کیلئے

کسقدر مضبوط ہی دل اعظم ناشاد کا
بیدہڑک جاتا ہے دیکھو سر کٹانے کیلئے

سلام جناب خواجہ معین الدین چشتی صاحب از نتائج افکار حضرت حبیب کنتوری مرحوم حیدرآباد دکن

ہنستے ہین وہ غیر سے مجکو رولانے کیلئے
ہے یہہ بجلی خرمن عشرت جلانے کیلئے

وان بہانے ڈہونڈہے جاتے ہین آنیکیلئے
یان تقاضا جان کا ہے تنسی جانے کیلئے

آمد و شد نے نفس کی سب یہ ظاہر کر دیا
دار فانی مین ہر اک آیا ہے جانے کیلئے

تیری آنکھون سے ہی ظالم راز الفت آشکار
ساری ظاہر داریان ہین دکھانے کیلئے

اب تو ہین رنگ تلون مین بلا کی شوخیان
یہ زمانہ ہے ترا۔ تو ہے زمانے کیلئے

آتش الفت کو بھڑکایا ہوا سے آہ نے
پھر گھٹا غم کی اُٹھی بجلی گرانے کیلئے

خاطر بلبل بھی ای صیاد لازم ہے تجھے
شاخ گل رکھدے قفس مین آشیانے کیلئے

ہے سمند فکر جولان مدح شاہ حسن مین
چاہئے بال ہما اب تازیانے کیلئے

کیون بگڑتے ہو سوال وصل پر جانے بھی دو
ہمنے چھیڑا تھا فقط تمکو ستانے کیلئے

اس زمین مین اور اک تازہ غزل لکھو سلام
جمع ہین احباب یان سننے سنانے کیلئے

ہے بہانہ ہجر کا آنسو بہانے کے لئے
پہر چمک دل مین اُٹھی بجلی گرانے کیلئے

عاشقون کے ساتھ اب لطف و مدارا چاہئے
چھوڑ دے طرز جفا ظالم زمانے کیلئے

آتش گل اور پہڑکائی صفائے باغ نے
تنکے بلبل کو ملین کیا آشیانے کیلئے

آئے ہی وہ دن کہ ہے زیب شبستان حسن کو
شمع بنجائینگے عاشق سر کٹانے کیلئے

الفت خال سیہ نے کر دیا پابند زلف
دام مین تقدیر لائی مجکو دانے کیلئے

پہونکتا ہے خانۂ آباد کو گہر کا چراغ
دل سے شعلے اُٹھتے ہی مین تجلانے کیلئے

ہے یہ نہین سرگشتگی لازم اسیر زلف کے
جسطرح دور تسلسل ہے زمانے کیلئے

پائی ہے کنج قناعت مین صدف کو دیکہ لے
اتنی سرگردانیان کیون آب و دانے کیلئے

چار جانب ملک مین اہل اخل کی کہین
زر ہے آنے کے لئے افلاس جانے کیلئے

بلبل گلزار حسن سرو قد ہون اے سلام
چاہئے اب شاخ طوبے آشیانے کیلئے

رباعی

تا حشر مہاراج رہین دہر مین شاد
ہے انسے یہی قصر عافیت کی بنیاد

ہر روز ہون سامان مسرت افزون
نوبت سے صدا آئے کہ آباد آباد

ایضاً

قایم اہل کرم کے سرتاج رہین
باقی نہ کہین نام کو محتاج رہین

ناقوس پہنکے بہی تو صدا آئی سلام
تادیر سلامت یہ مہاراج رہین

عالم جناب عالمگیر محمد رضا خانصاحب خلف جناب کپتان محمد رضا خانصاحب مرحوم رئیس جاورہ تلمیذ حبیب

آج اس بت نے کیا ہے وعدہ آنے کیلئے
منتظر ہم بہی ہین ہان آنکھین بچھانے کیلئے

غیر کو وہ ہاتھ مین مہندی لگانے کیلئے
ہی یہ سامان میرے دلکا خون بہانے کیلئے

آنکھ سے دل تک ہی گلزار تمنا کی بہا
خوب رستہ ہے مری جان آنے جانے کیلئے

بعد مرنے کے ہوا سرسبز باغ آرزو
آئے ہین وہ پہول تربت پر چڑہانے کیلئے

اے شب غم ہونگے ان کی چاہنے والے ہزار
کیا ہمین ہین صدمۂ فرقت اٹہانے کیلئے

ہین وزارت کے لئے موزون کشن پرشاد شاد
حکمران بس چاہئے ایسا زمانے کیلئے

آپ آئین تو کبہی مہمان بنکے میرے گہر
شوق استقبال کو جائیگا لانے کیلئے

آپ آئین مہمان تقدیر لائے تو وہ دن
ہم ہین حاضر سر آنکہون پر بٹہانے کیلئے

کیسلئے ڈرتے ہو بیٹہو آؤ پہلو مین مرے
کون آسکتا ہی یہان تمکو اٹہانے کیلئے

روح تڑپے قبر مین ایک حشر برپا ہو گیا
وہ لحد پر آئی جب آنسو بہانے کیلئے

کسطرح جائین وطن جبتک نہو حاصل مراد
دور سے آئے ہین قسمت آزمانے کیلئے

میرے غم کی داستان سننے جگر کو تہا مگر
بعد مدت کے مین آیا ہون سنانے کیلئے

اے دل نادان ذرا تو صبر کر بہر خدا
درد خود اوٹہے گا اب انکو بلانے کیلئے

ہر طرف گلشن مین ہی اک شور آئی فصل گل
بلبلین چنتی ہین تنکے آشیانے کیلئے

اُسکی قدرت کے تماشے ہین یہ عالم دیکہلو
ایک آنیکے لئے ہو ایک جانے کیلئے

ابر — جناب غلام دستگیر صاحب تلمیذ حضرت حبیب صاحب کنتوری

گل پئے گلچین عنادل خار کہانے کیلئے
ہم ہین اس گلشن مین بار غم اٹہانے کیلئے

منتین کرتا ابہی مین اُنسے آنے کیلئے
کیا کرون پر موت آئی ہی بلانے کیلئے

وصل کی شب مختصر ہے ہجر کا قصہ دراز
مدتین درکار ہین سننے سنانے کیلئے

رشک سے خود پہک چکا ہے خرمن جان رقیب
کوندی برق آہ کیا اسکو جلانے کیلئے

سجدہ گاہ مے پرستان ہے در پیر مغان
لفظ حرمت خاص ہی اس آستانے کیلئے

آج قسمت سے ملی ہے دست رشک گلچین جا ۔ طائر رنگ حنا کو آشیانے کیلئے

ایک دن وہ تہا کہ گردون سے گزر جاتی تہی آہ ۔ دقتین لاکہون ہین اب تو لب تک آنے کیلئے

تونے ای ستار ہر مجرم کا پردہ رکھ لیا ۔ دامن رحمت ملا ہے منہ چہپانے کیلئے

صاف کہدو مہربان ہم تیرے گھر آتے نہین ۔ ڈہونڈتے ہو کیون نئے باتین بنانے کیلئے

روز محشر ہوگا کافی دامن تر امیر کا ۔ شعلۂ نار جہنم کے بجہانے کیلئے

سیف - جناب میر قاسم علیصاحب نبیرہ نواب امیر الممالک نواب صلابت جنگ بہادر مغفور

خوب تمکو مل گئے ہم دل دکہانے کیلئے ۔ دوسرا کوئی نتہا کیا آزمانے کیلئے

غیر کا بہی امتحان کرنا ہے لازم ایکبار ۔ کیا ہمین ہین روز و شب صدمے اٹہانے کیلئے

تا کجا تڑپین قفس مین چہوڑ دے صیاد آپ ۔ دل تڑپتا ہے چمن مین گھر بنانے کیلئے

دیکہتے ہی پیاری صورت بیقراری بڑہ گئی ۔ آئی تھی گویا وہ میرا دل دکہانے کیلئے

بزم مین جب دیکہتے ہین وہ نگاہ ناز سے ۔ دل بتا دیتے ہین انکو ہم نشانے کیلئے

سرخ جوڑا بر مین ہے اور تیغ ہے زیب کمر ۔ آئے ہین بتقتل مین کسکا خون بہانے کیلئے

وصل کا وعدہ کوئی کسطرح پورا ہو سکے ۔ شرم انکو روکتی ہی یان تک آنے کیلئے

گرمئ محشر سے کیا ہو سیف خوف تشنگی ۔ ساقی کوثر تو ہے پانی پلانے کیلئے

واصل - جناب میر قادر علیصاحب فرزند میر جہانگیر علی نبیرہ صلابت جنگ مغفور تلمیذ حضرت جلیل

آپ ہین عشاق کو ناحق ستانیکے لئے ۔ اور ہم پیدا ہوئی صدمے اوٹہانے کیلئے

اون سے کہنا آخری پیغام یہہ قاصد ضرور ۔ آئیے اب تو جنازہ کو اوٹہانے کیلئے

پاس غیرون کو بٹہاتے ہین ہمارے سامنے ۔ یہہ بہی پہلو اک نکالا ہی ستانے کیلئے

کیون لیا کرتے ہو میرے سامنے غیرونکا نام ۔ یہہ ہنسی اچہی نکالی ہی رولانے کیلئے

عشق نرگس کو بھی ہے اُس نرگس مخمور سے
منتظر ہے باغ مین آنکھین لڑانے کیلئے

پھر ہمارا غنچۂ دل کھل گیا زیر لحد
قبر پہ آئے جو وہ چادر چڑھانے کیلئے

تجھکو ہو سکتا نہین ہرگز کبھی وصل خمار
چشم جانان ہے مے الفت پلانے کیلئے

جلی - جناب نواب میر مصطفیٰ علی خان صاحب فرزند مرزا احمد نواب جنگ مرحوم شاگرد سخی

آ گئے ہین دنیا مین منعم گھر بنانے کیلئے
اس سرا مین چھاؤنی چھائی ہے جانے کیلئے

جب قیامت ہو چکی آیا مسیحائی کا دھیان
آئے ہین کس وقت وہ مردے جلانے کیلئے

اے شہ خوش خو عبث ہے سنگ در کی تلاش
سر مرا حاضر ہے تیرے آستانے کیلئے

دھمکیان ہین وقت کی روز وصل دیتے ہو عبث
چھیڑ یہ اچھی نکالی ہے ستانے کیلئے

بلبلو یہ وقت ہی شور مبارکباد کا
آئی ہے فصل بہاری گل کھلانے کیلئے

یاد دلواتے ہین ذکر وصل کرکے درد ہجر
ہو گیا ظاہر بہانے ہین رلانے کیلئے

غیر منہ سے اپنے کہتا ہے کہ مین ہون اہل زر
بوریا تک بھی نہین گھر مین بچھانے کیلئے

چل بسی فصل بہاری ہو گیا ویران باغ
آئی ہے صرصر چمن کی خاک اڑانے کیلئے

کر رہے ہین منتین لیکن نہین کچھ بھی اثر
بگڑے بیٹھے ہین شب وصلت وہ جانے کیلئے

رو رہی ہین حال دل سن سنکے وہ میر جلی
شرط ہی تاثیر بھی ہوتی فسانے کیلئے

سعید - جناب مرزا غلام عباس صاحب تلمیذ حضرت سخی مدظلہ

وہ جفا جو مستعد ہے خون بہانے کیلئے
کون کون آتا ہے دیکھین سر کٹانے کیلئے

کیون قضا کی دہشتون سے تم ڈراتے ہو مجھے
جان جانیکے لئے ہے یا کہ آنے کیلئے

یہ بھی اُسکی شان ہے فصل خزان لوٹی چمن
بلبلین زندہ رہین آنسو بہانے کیلئے

کس ادا سے وہ حسین سائل کو دیتا ہے جواب
حسن کی دولت نہین ہے کچھ لٹانے کیلئے

زندگی مین تو نہ عاشق کی نکالی آرزو
قبر پر آؤ گے کیا حسرت مٹانے کیلئے

جائے عبرت ہے نہ حسرت کے سوا کچھہ لگیا
گوشہ نشین قارونکی کین ناحق خزانے کیلئے

غیر کی تعریف کرتے کیون ساکت ہوے
اور کچھہ فقری سناؤ دل دکھانے کیلئے

قبر پر آئے ہین وہ ہمراہ لیکر غیر کو
حسرتین عاشق کی مٹی مین ملانے کیلئے

ہے غضب پیش از سحر مرغ و موذن صلین
ایک سے ہی ایک بیٹھے ہکر جان کھانے کیلئے

روز تازہ ظلم ہوتے ہین کہانتک سہون
دل کہانسے لاؤن یہہ صدمے اٹھانے کیلئے

کیا بھلا مجکو فشار قبر کی دہشت سعید
ہو تراب آئین کے کمر قد مین بچانے کیلئے

سخن جناب منوہر پرشاد صاحب تلمیذ حضرت سخی

آنکلئے تو کبھی صورت دکھانے کیلئے
بام پر روکا ہے کسنے آنے جانے کیلئے

پھیر دی تلوار میرے حلق پر کیون آپنے
مین ہی تھا کیا جوہر تیغ آزمانے کیلئے

آتش بغض و حسد کی چھیڑ بھاڑا بھی تھین
کیا ہمین تمنے بلایا تھا جلانے کیلئے

کیون چمن سے دور کرتا ہی تو تنکے باغبان
کچھہ تو رہنے دے ہماری آشیانے کیلئے

باندہتا ہے کسلئے صیاد تو کچھہ خیر ہے
کہولدی تہوڑی سے پر بازو ہلانے کیلئے

گر سخن تجکو ہوا ہے شاعری کا شوق اب
ہو تو شاگرد سخی کچھہ فیض پانے کیلئے

ہنر - جناب انبا پرشاد صاحب تلمیذ حضرت سخی

عار تھا پہلے تو جانکو تن مین آنے کیلئے
اب تڑپتی ہی یہ کیا کیا اس سے جانے کیلئے

نزع مین دیکھا فرشتے کو تو مین سمجھا یہی
قاصد دلدار آیا ہے بلانے کیلئے

کسطرح سے ہو نہ فرمایش حسینون کی ادا
ہم فقط پیدا ہوی ہین ناز اٹھانے کیلئے

کاوشون مین مبتلا کرتی ہی کیون دنیا دون
چند دن مہمان مین آئی ہین جانے کیلئے

اور تو احباب سارے غم کر کی چلدیئے
بیکسی ایک رہگئی ہی خاک اڑانے کیلئے

تہا مقدر مین یہی جو کچہ ہوا اچہا ہوا
کیون تڑپتی ہے یہ بلبل آشیانے کیلئے

سونے پائے تھے نہ کچہ جی بہر کے زیر قبر ہم
شور محشر سر پہ آپہونچا جگانے کیلئے

شمع رویونکی محبت نے سبب دلمین نہین
آگ یہ بہڑکی ہوی ہی گہر جلانے کیلئے

باغبان ایسی ہے بربادی پہ کیون تیری نظر
چہوڑ دو تنکے تو میرے آشیانے کیلئے

بے سبب ہم لوگ کب پیدا ہوے ہین دہر مین
آئے ہین اجڑی ہوی بستی بسانے کیلئے

شوخی قسمت تو دیکہو سوکہہ جاتی ہی وہی
تاکتا ہون شاخ جو مین آشیانے کیلئے

ہی سخن سنجونکی محفل قدر ہوگی ای سحر
پڑہ غزل جی کہول کر تو داد پانے کیلئے

مسرور جناب بہیکراج صاحب شاگرد حضرت سخی

بام پر جلد آیئے جلوہ دکہانے کیلئے
دور سے ہم آئے ہین آنکہین لڑانے کیلئے

کیون ادہر تیر مژہ چلتے نہین کیا بات ہے
دل مرا موجود ہے قاتل نشانے کیلئے

اسکی تیغ شرم نے گہائل کیا ہی دل جگر
چاہیئے تار نگہ ٹانکے لگانے کیلئے

ایک مدت سے تمہارے وصل کا دلمین ہے شوق
خانۂ ویران کو اب آؤ بسانے کیلئے

نزع کے آثار ہین مہمان کوئی ساعت کے ہین
مستعد بیٹھے ہین ہم دنیا سے جانے کیلئے

قبر پر اپنی یہہ ہی تاثیر عشق گلرخان
چادر گل لوگ لاتے ہین چڑہانے کیلئے

دم لبونپر آگیا ہے اشتیاق دید مین
آیئے جلد آیئے صورت دکہانے کیلئے

سینکڑون گہاتون سے کرتے قتل ہو عشاق کو
کچہہ تو باقی رہنے دو صاحب زمانے کیلئے

اس گہر کی آبرو ناحق ملادی خاکمین
دل دیا تہا تمکو نظرونسی گرانے کیلئے

ایک دو جز مین نہوگا حال الفت کا رقم
ایک دفتر چاہیئے میرے فسانے کیلئے

چال کب اُنکی ہیلیون کی چلتے ہین وہ ناز سے
یہ فقط سامان ہے میرے مٹانے کیلئے

عشوہ و ناز و ادا کی کیا ضرورت تم کو تہی
شکل اُنکی بہولی بہولی دل لبہانے کیلئے

تیغ ابرو کے ہین دلبر زخم میرے جابجا
تارِ گیسو چاہئے ٹانکے لگانے کیلئے

کہتے ہین کس ناز سے وہ جب کبہی جاتا ہون مین
آئی ہین مسی لو ہمکو بلانے کیلئے

کامل - جناب میرزا جہانگیر علی صاحب نبیرۂ ... مغفور تلمیذ حضرت محمد مہر علی صاحب الفت صلی بلدہ

آئین وہ مقتل مین مجہکو آزمانے کے لئے
شوق سے حاضر ہون اپنا سر کٹانے کیلئے

سبز خط کے عشق مین جینے سے دہو بیٹہا ہون ہاتہ
ابتو منگوا یا ہے مینے زہر کہانے کیلئے

کہتے ہین وہ دوش پر اپنے بچہا کر دام زلف
ہین یہی پہندے دل وحشی پہنسانے کیلئے

ہجر کے صدمون سے بہتر ہے کہ آجائے قضا
یا وہ آئین نقش ہستی کو مٹانے کیلئے

ایک لحظہ بہی کہان ٹہیرے وہ بالین پر مرے
آئے وقت ایسین صورت دکہانے کیلئے

مدتون سے ہے دیارِ عشق مین قحط و غلا
عاشقون کو لخت دل ملتے ہین کہانے کیلئے

دردِ فرقت کی کہانی آپ کو کامل سنائے
بیٹہئے گر شمع سان آنسو بہانے کیلئے

رفعت - جناب سید شاہ مخدوم محمد الحسینی شاگرد حضرت شفیقؔ

مستعد آنکہین ہین اونکی دل چرانے کیلئے
مشق کامل رکہتی ہین جادو چلانے کیلئے

چہپتی ہین ظاہر کبہی ہوتے ہین میرے روبرو
ہین کرشمے سب یہ دیوانہ بنانے کیلئے

ملتے ہین اغیار سے محفل مین میرے روبرو
کرتے ہین سامان سارے وہ جلانے کیلئے

جان بہی جائے اگر ایفا نہو پیمان وصل
وعدہ امروز فردا ہی بہانے کیلئے

نسخۂ اکسیر ہے اس سے بجل ہونگے گناہ
دی ہین آنکہین چشم تر آنسو بہانے کیلئے

شرم سے آئے نہ تم گر لاش پر میری صنم
کون ملتا گہر مین تہا آنسو بہانے کیلئے

عیش و عشرت مین نہ اپنی عمر کو برباد کر
عقل تجھکو حق نے دی ہستی مٹانے کیلئے

صدمۂ فرقت سے جان آنکھون مین ہے لب پر ہے دم
اب بھی وہ آتے نہین صورت دکھانے کیلئے

تیغ ابرو کی برش گر دیکھنا ہو دیکھئے
ہے گلا حاضر ہمارا آزمانے کیلئے

پائی ہین قسمت سے رفعت نے یہہ دو چیزین نفیس
جان کھونے کے لئے ہی دل جلانے کیلئے

سرور - جناب سید احمد علی صاحب تلمیذ حضرت مے کش تہانوی

نعمتین دنیا کی ہین سارے زمانے کیلئے
لخت دل ہمکو دئے ہین حق نے کھانے کیلئے

آج آمادہ ہے وہ مقتل مین آنے کیلئے
دل مین ہی جا پہنچین ہم بہی سر کٹانے کیلئے

جب کبھی جاتا ہون اُسکی بزم مین کہتا ہے وہ
آتے ہو ہر روز کیون مجھکو ستانے کیلئے

ہے عبث تمکو صنم اپنی جوانی پر گھمنڈ
حسن کی دولت فقط آتی ہے جانے کیلئے

شوق سے دل مین چلے آو مرے ایجان جا
گھر تمہارا ہے تکلف کیا ہے آنے کیلئے

بعد مرنے کے بہی تو راحت نہین ہمکو ملی
قبر مین پہنچے فرشتے پھر اُٹھانے کیلئے

ہجر کی شب مین بھی کمبخت موت آتی نہین
اے قضا روکا ہے کسنے تجکو آنے کیلئے

آج تو کچھہ شام ہی سے آرہی ہین ہچکیان
آدمی بہیجینگے وہ میرے بلانے کیلئے

زندگی پر چار دن کی کیا تکبر ہم کرین
آدمی سب آئے ہین دنیا مین جانے کیلئے

مین وہ بلبل ہون اگر ہو فکر آبادی مجھے
برق تنکے چنکے لائے آشیانے کیلئے

لیچلے تھے دہوپ مین دفنانیکو لاش سرور
آگیا خود ابر رحمت شامیانے کیلئے

صدر - جناب غلام محی الدین صاحب اہلکار محکمہ عدالت و کونسل و امور عامہ سرکار عالی تلمیذ شیفتہ

کھینچتے ہو تیغ کس کو آزمانے کیلئے
دو سر اگیا اور بہی ہے سر کٹانے کیلئے

چھیڑتے ہین دمبدم مجکو رُلانے کیلئے
مسکراتے ہین وہ پھر بجلی گرانے کیلئے

واہ رے قسمت کہ خنجر حلق دشمن پر پھرا
ہم تڑپتے ہی رہے یاں سر کٹانے کیلئے

صدمۂ عشق بتان سے کیون ہے اے دل بیقرار
تجھ سے کیا مین نے کہا تہا چوٹ کہانے کیلئے

تیر اک ایسا لگا ہو جائے دل کے وار پار
نکلے کوئی راستہ ارمان جانے کیلئے

گو خوشی ہے غیر کے مرنے سے لیکن ہے یہ رنج
سوگ مین بیٹھے ہین وہ آنسو بہانے کیلئے

دیکھنا اے بیخودی مجھ کو نہ گم کرنا کہین
آج وعدہ اُن سے ہے جلوہ دکہانے کیلئے

رنج سہتے سہتے دل اے صابر پانی ہوگیا
ہمنشین اچہا تہا یہ صدمے اٹہانے کیلئے

ضیغم - جناب محمد عبداللہ خانصاحب داماد آنریبل نواب شرف الامرا مرحوم بانی جلسہ مشاعرہ

تیغ ابرو پر آ کہنچے ہو آزمانے کے لئے
جان بیچے بیٹھے ہین جو سر کٹانے کیلئے

خوب ہاتھ آیا بہانہ یان نہ آنے کے لئے
صبح سے بیٹھے ہین وہ مہندی لگانے کیلئے

دیکھتا مین قبر مین اُٹھ بیٹھا ہون یا نہین
وہ مسیحا آئے تو شانہ ہلانے کیلئے

اپنا مرنا اپنے حق مین کیا مبارک ہوگیا
آئے ہین وہ میری میت کو اٹھانے کیلئے

دیکھئے یکتائی کا دعوے سمجھکر کیجئے
ہم ہی ہین موجود آئینہ دکھانے کیلئے

وہ ہی دن آئے الہی آئین وہ خنجر بکف
ہم چلین گردن جھکائے سر کٹانے کیلئے

ہے وہ ارمانون کا اپنے خانۂ دل مین ہجوم
اندنون مجبور ہے دم آنے جانے کیلئے

اُس گلی سے اب نہ ہم اٹھین گے شکل نقش پا
لاکھ آئے فتنۂ محشر اُٹھانے کیلئے

دیکھئے کس کس کو غش آتا ہے موسیٰ کیطرح
بام پر آتے ہین وہ جلوہ دکھانے کیلئے

غیر کو کیا اپنے پہلو مین لئے بیٹھے ہین وہ
شمع سان ہمکو سر محفل جلانے کیلئے

دیکھنا بیچین ہوکر خود نہ آئین تو سہی
نالے کرتا ہون مین انکا دل ہلانے کیلئے

وہ نہ آنا تہا نہ آیا میرے گہر اللہ رے ہٹ
آدمی پر آدمی بھیجے بلانے کیلئے

دشمنون سے اپنے جوبن کی حفاظت چاہئیے
کیا ملی ہی حسن کی دولت لٹانے کیلئے

رات بہر بیٹھا رہا پہلو مین غیرونکے وہ شوخ
شمع محفل کیطرح مجہکو جلانے کیلئے

بدلے مرہم کے چھڑکتے ہین نمک ہر بار وہ
زخم دل کو اور بہی آلے بنانے کیلئے

مفید - جناب مرزا محمد نادعلی بیگ صاحب منصبدار تلمیذ حضرت جلیل

چہرۂ مہ جبتک سجا رہین سہانے کیلئے
شاد اور آصف رہین یارب زمانے کیلئے

انتظام ایسا کیا ہے شر مٹانے کیلئے
ہوگئے نوشیران آصف زمانے کیلئے

مفسدون کی آج اسطرح سے سرکوبی ہوئی
جنکو گنجایش نہین ہے سر اٹھانے کیلئے

حق نے اپنی لطف سی ہمکو دیا آصف سا شاہ
عین رحمت حق کی ہی گویا زمانے کیلئے

دیر مین ناقوس ہو کعبہ مین ہو جبتک اذان
یہہ کرم گستر رہین یارب زمانے کیلئے

انتظام مملکت اچھی طرح ہو جائے گا
شاد سا دیوان ہے عادل زمانے کیلئے

یا خدا شمس و قمر جبتک رہین افلاک پر
شاد اور آصف رہین قائم زمانے کیلئے

انقلاب دہر سے کیا خوف ہی ہمکو مفید
پنجتن حامی ہمارے ہین بچانے کیلئے

عشقی - جناب غلام مصطفے صاحب

باغ مین باد بہاری ہی جو آنے کے لئے
غنچے لب کہولے ہوی ہین مسکرانے کیلئے

ہے جو اخبار نبیؐ آخر زمانے کے لئے
کیا قیامت کے ہین وہ آثار آنے کیلئے

خندہ ہاے برق سے ہی گریۂ ابر مطیر
ہنستے ہین وہ دم بدم ہمکو رلانے کیلئے

کسطرح باہم ملین فرصت نہین ملتی کبھی
انکو آنے کیلئے اور ہمکو جانے کیلئے

ایک مدت انکی فرقت مین جو مین زندہ رہا
شرم آتی ہے مجھے اب منہ دکہانے کیلئے

قمریون کی ہے جو اب دلبستگی شمشاد سے
جمع ہین بلبل مبارکباد گانے کیلئے

گر ہے ملنا تو ملو اب وعدۂ فردا ہی کیا | عذر ایسے تو بہت سے ہین بہانے کیلئے
بیوفا آخر محبت مین مروت شرط ہے | یون تو ناحق ہین بہت باتین بنانے کیلئے

عالی - جناب رشید الدینخان صاحب تلمیذ حضرت میکش

فصل گل تیار ہی گلشن مین آنے کیلئے | بلبلون نے کہولین منقارین ترانے کیلئے
تمکو خالق نے بنایا ظلم ڈہانے کیلئے | اور ہم پیدا ہوے صدمے اُٹہانے کیلئے
ہین کہان وے عوی تہا جنکو زخم کہانے کیلئے | مستعد بیٹہے ہین وہ تیغین لگانے کیلئے
شوق سی جب جا ہوا ؤ ہی تمہار الہی مکان | کون تمکو روکتا ہے دلمین آنے کیلئے
واہ رے قسمت کیا کچہہ بہی نہ زاد آخرت | یہ ہمین معلوم تہا آئین مین جانے کیلئے
کوئی کام آتا نہین ہے حضرت دل بعد مرگ | خویش و بیگانہ ہین سب باتین بنانے کیلئے
واہ رے قسمت انہین کو اڑ گئی لیکر ہوا | ہمنے جو رکہے تہے تنکے آشیانے کیلئے
کون اُٹہائیگا تمہاری وار تیغ ناز کے | وہ ہمارا دل بنا ہے زخم کہانے کیلئے
کر لیئے گل کی ہے آمد گلشن عالم مین اب | غنچۂ گل ہے ہر اک دامن بچہانے کیلئے
مال کیا گر جان بہی جا ئے نہو اسمین دریغ | چاہیئے یہ شرط پہلے دوستی لانے کیلئے
بے سبب دل مین جگر مین ہین نہین ناسور زخم | رستے تیرون کی ہین یہ آنے جانے کیلئے
حسن سے تیرے ہوا شرمندہ کچہہ ایسا قمر | ڈہونڈہتا پہرتا ہے پہلو منہ چہپانے کیلئے
ہے کہان وہ تیغ بران جسپہ تمکو ناز تہا | سیکڑون عاشق کہڑے ہین سر کٹانے کیلئے
کیون بناتی ہے تو اب اپنا نشیمن عندلیب | کوندتی ہین بجلیان اس آشیانے کیلئے
دیکہین ہاتہہ آتا ہی کسکے انکا اب وہ خال رخ | مرغ دل لاکہون ہین مضطر ایک دانے کیلئے
غرق دریائے گنہہ ہم عمر بہر عالی رہے | پیش خالق جائینگے کیا منہ دکہانے کیلئے

حافظ - جناب حافظ سید یوسف صاحب

ساتھ غیرون کے وہ خوش ہین دور جانے کیلئے
دو قدم پر بار ہی یہان انکو آنے کیلئے

اسطرح کیون مضطرب ہین آپ جانے کیلئے
کیا فقط آئے تھے صورت ہی دکہانے کیلئے

بے سبب سمجھو نہین ہے گردش دور فلک
میرے سر پہ آفتین لاتا ہی ڈہانے کیلئے

آج تو آئے ہو اب جانے نہ دونگا جان من
لاکھ بدلو کروٹین تم بہلنے جانے کیلئے

یا خدا میرے لئے یہہ دونون ہین دو کام کے
آنکھ ہی رونیکو دل صدمی اُٹہانے کیلئے

کیا بیان ہست و عدم کی راہ کی ہو کیفیت
کوئی آنیکو کہڑا ہے کوئی جانے کیلئے

لیجئے تلوار سر حاضر ہے اب کیا دیر ہے
آزما لو آئے ہو جب آزمانے کیلئے

ہان کہا نا آپکا کچھہ بہر آرایش نہین
یہہ بہانہ تہا ہمارا خون بہانے کیلئے

آج خنجر ہاتھ مین ہی ابرؤن مین بل بہی ہین
بیٹھے ہین دنیا سے وہ مجکو اُٹہانے کیلئے

تمنے توبہ کی بہی میخواری سے حافظ آج پہر
کیا پڑا تھا کام میخانہ مین آنے کیلئے

تابان - جناب ابو المحامد سید علی نواز صاحب رضوی شاگرد حضرت ضیا

دل مین یاس و حسرت و حرمان ہین لینے کیلئے
مستعد وہ دلربا بیٹھا ہے جانے کیلئے

صحبتین غیرون سے ہین مجھسے رکاوٹ واہ وا
ہے یہ ترکیب اچھی میرا جی جلانے کیلئے

آفت و رنج جدائی دردِ دل سوزِ جگر
اوسنے عاشق کو دی ہین آزمانے کیلئے

روٹھنے کا جب مزا ہے اوسکے دلپر ہو اثر
آئے وہ ایدل یہان تیرے منانے کیلئے

وہ دیا روے منور آپ کو اللہ نے
منہ نہین ہے آئینہ کو منہ دکھلانے کیلئے

اُسکی زلفِ پر شکن کی پوچھتے ہو کیا صفت
دام ہے مرغ دل عاشق پھنسانے کیلئے

ایکدن بھی ہان نہین کرتا ہے ہمسے وصل پر
خوب باتین یاد ہین فقرے بتانے کیلئے

سبزۂ خط دیکھنے سے ہوگیا جینا وبال
بیٹھے ہیں عاشق ہزاروں زہر کھانے کیلئے

کوئی موقع ہی نہیں ملتا ہے اے شاہان مجھے
کسطرح سے جاؤں حال دل سنانے کیلئے

شیدا۔ جناب سید محمد حسین صاحب حیدرآبادی تلمیذ حضرت شوق جعفری

آئے وہ مقتل میں خنجر آزمانے کیلئے
لب پہ ہے جان حزیں بیتاب جانے کیلئے

سرخ جوڑہ بر میں خنجر سے حنائی ہاتھ ہیں
آج یہ سامان ہے کسکا خون بہانے کیلئے

دی وزارت شاہ نے راجہ کشن پرشاد کو
کیا خوشی کا دور آیا ہے زمانے کیلئے

یوں در دلدار سے ہم ٹل نہیں سکتے مگر
غیر کے بدلے قضا آئے اٹھانے کیلئے

آفریں اے جذب الفت آہ کیا کہنا ترا
آج آئے ہیں وہ خود مجھکو بلانے کیلئے

تو نے پھونکی میری ہی کشت تمنا اے فلک
اور خرمن تھا نہ کیا بجلی گرانے کیلئے

تیغ ابرو سے گلا شیدا کا اب کٹ جائیگا
مستعد وہ ہوگئے تیور چڑھانے کیلئے

ثبات۔ جناب میر معین الدین علیخان صاحب صاحبزادہ تلمیذ حضرت شوق جعفری

آتے ہیں خنجر بکف وہ خون بہانے کے لئے
سر بکف ہم ہیں یہاں گردن کٹانے کیلئے

اے دل ناداں ٹھہر جا مضطرب اتنا نہ ہو
قاصد آیا وصل کا مژدہ سنانے کیلئے

ہمصفیرو یہ کجی قسمت کی ہے ہیں کیا کہوں
پھنس گیا کنج قفس میں آب و دانے کیلئے

اسقدر شوق شہادت ہے کہ سر ہے تن پہ بار
ہے نزاکت انکو مانع تیغ اٹھانے کیلئے

چھوڑ کر افسانہ اپنا مرگئے فرہاد و قیس
رہ گئے ہم عشق کے صدمہ اٹھانے کیلئے

کسطرح سے میرے لب تک آئے حرف مدعا
ہے زبان افسانۂ فرقت سنانے کیلئے

معروف۔ جناب سید معروف حسینی صاحب قادری مشائخ قصبہ ٹیکمال

دل ملا عاشق کو بار غم اٹھانے کیلئے
اور چشم تر ملی آنسو بہانے کیلئے

بڑھتے بڑھتے اسقدر انکا بڑھا مشق ستم
تاکتے ہین دل کو میرے ہی نشانے کیلئے

دل نظر مین اور دل ہو ماسوا سے بیخبر
یہہ طریقے ہین خودی دلسے مٹانے کیلئے

جذب دل نے میرے آخر انکے دلمین گہر کیا
مضطرب ہین پاس میرے خود ہی آنے کیلئے

معدن فیض الٰہی ہے دل بے آرزو
گوشۂ ویران ہی موزون ہے خزانے کیلئے

اپنی قسمت کا جو کچھ ہو مل رہیگا بالضرور
کیون پھنسین دام بلا مین آب و دانے کیلئے

کفر و دین دیر و حرم نظرون مین اپنی ایک ہین
آئے ہین نقش دوئی کو ہم مٹانے کیلئے

ہوگیا ملک دکن روشن وزارت سے تری
منتظر تھے کب سے ہم یہہ وقت آنے کیلئے

ہے نظر معروف انکی میرے ہی دل کی طرف
چھیڑتی ہین بیدلون کو آزمانے کیلئے

مست — جناب نوازش علیخان صاحب طالب العلم محمڈن کالج علیگڈھ تلمیذ ممکیش صاحب

چٹکیان لیتی ہین دلمین دل دکھانے کیلئے
مستعد رہتی ہین وہ میرے ستانے کیلئے

اپنے بیمار محبت کو وہ یون بھولے تو ہین
جان نکلکر جائیگی انکے بلانے کیلئے

اسنے جب جڑکے دئے مقتل مین تیغ ناز سے
زخم میرے ہنس پڑے سب دل بڑھانے کیلئے

دل مین پہنچے آنکھ سے پھر آؤ دل سے آنکھ مین
راہ بتلاتا ہون تمکو آنے جانے کیلئے

دیکھنے والون کو دکھلاؤ خدا کے واسطے
حسن کی دولت نہین ہیجان چھپانے کیلئے

قید سے صیاد کے چھوٹی ہے یہ بلبل ابھی
تاکتی پھرتی ہے شاخین آشیانے کیلئے

دیکھکر محفل مین مجکو ہنستے ہین غیرونکو ساتھ
شغل یہہ اچھا نکالا ہے رلانے کیلئے

چار جانب دیکھتے ہین لگ رہا ہے چل چلاو
مستعد بیٹھے ہین ہم بھی اٹھ جانے کیلئے

مست کیونکر ہم نہ کل عالم کو متوالا کرین
ملگیا اک میکدہ ہمکو لٹانے کیلئے

افضل — جناب ابو المظفر محمد عبد الرحمن احمد صاحب تلمیذ جناب بیدل صاحب

فصل بارش دور ساغر موسم عہد شباب — رشک گل پہلو مین ہو لذت اٹھانے کیلئے

ٹھنڈی ٹھنڈی رات گزری عیش مین آرام مین — صبح کو خورشید نکلا ہے جلانے کیلئے

کس نزاکت سے وہ کہتے تھے جھٹککر میرا ہاتھ — ٹوٹ جائے ہاتھ اٹھائی گر لگانے کیلئے

حاجت سنجاب و اطلس قبر عاشق کو نہین — کافی ہے انچل کا سایہ شامیانے کیلئے

غیر کی محفل مین وہ ہین عیش ہے آرام ہے — ہم تڑپتے ہین یہان پر آب و دانے کیلئے

حضرت بیدل کے ای افضل ہے تلمیذ تم — کام اچھا ہے طبیعت آزمانے کیلئے

رقص جناب محمد سردار بخش صاحب جمعدار نقالان حضور پرنور خلد اللہ ملکہ

تاریخ

اے پیشکار صاحب لطف خدا مبارک — در باغ دہر فصل عشرت فزا مبارک

تاریخ رقص خوشدل گفتہ بفرط شادی — این عہدہ وزارت بحر وفا مبارک

۱۹ ۱۲

غزل

چرخ تو تیار تھا جگر مین لانے کیلئے — آئی رحمت جوش مین لیکن بچانے کیلئے

عدل کو احکام پہونچے جلد چھانے چھاونی — ظلم کو فرمان ملا ڈیرا اٹھانے کیلئے

ہوگیا الہام شہ کو انتظام ملک کا — شاہ نے تدبیر کی زحمت مٹانے کیلئے

باوفا سمجھے جنہین انکو بلایا شاہ نے — اوج دینے کے لئے رتبہ بڑہانے کیلئے

مرتبے پر مرتبہ سرکار سے ملتا رہا — دا آگیا لطف خدا ہی اس گھرانے کیلئے

مرجع مخلوق ہون کیونکر نہ راجہ دہر مین — اوج بخشا حق نے ان کے آستانے کیلئے

کام اجرا ہوئینگے دیوان ہین بیدار مغز — نا امید و آؤ قسمت آزمانے کیلئے

شاد ہو راجہ مہاراجہ کشن پرشاد شاد — مستعد ہین فیض کا دریا بہانے کیلئے

اک درم بھی راہ بیجا مین اب اٹھنے کا نہین — ہوگیا لو امن سرکاری خزانے کیلئے

سب کی راحت کا برابر ہو رہا ہے انتظام — کس مین اب دم ہی رعایا کو ستانے کیلئے

تا ابد قایم رہین شاہ و ولیعہد و وزیر
یہ دعا لازم ہے اب ساری زمانے کیلئے

رقص اس جلسہ مین ہین موجود سب اہل سخن
ہم بھی چند اشعار لائے ہین سنانے کیلئے

ذوقی - جناب حافظ احمد عبد القدیر صاحب تلمیذ حضرت محفوظ

غمزۂ کافر ہے عاشق کو لبھانے کیلئے
کاکل پر پیچ ہے دل کو پھنسانے کیلئے

اے مسیحا جلد آ مجکو بچانے کیلئے
نزع مین ہون دم کوئی دم مین ہے جانے کیلئے

اب ترے بیمار کو اللہ بچائے تو بچے
سانس باقی رہگئی ہے آنے جانے کیلئے

وہ نہین گر پاس اپنے خیر انکی یاد ہے
کم نہین ہے یہہ بھی کچھہ تسکین پانے کیلئے

حضرت دل آہ و زاری سے نہین کچھہ فائدہ
کیجئے تدبیر کچھہ اوسکے بلانے کیلئے

بار الفت وہ بلا ہے الحفیظ والامان
چاہئے پتھر کا دل اسکو اٹھانے کیلئے

شرم آتی ہے ہمارے سامنے آتے ہوے
غیر سے ہین مستعد آنکھین لڑانے کیلئے

خاطر نازک کو صدمہ ہو نجائے خوف ہے
عذر کیا قصہ مجھے اپنا سنانے کیلئے

حال یہ ہے اُنکے آتے تک نہین بچنے کا مین
کیون وہ زحمت کرتے ہین گہر میرے آنے کیلئے

اک جہان کشتہ ہے تیرا اک جہان بسمل ہوا
تو پیام موت ہے سارے زمانے کیلئے

اے ستمگر تیری شمشیر روان کا دم ہے
راستہ ملک عدم کا ہے بتانے کیلئے

اُسنے سنکر میری مرنے کی خبر بس یہ کہا
کیا کرے کوئی کہ سب آئے ہین جانے کیلئے

یا تو عذرہ وصل کا لے لینگے یا سر دینگے ہم
آج ذوقی جاتے ہین بگڑی بنانے کیلئے

صولت - جناب ابو المظفر حافظ احمد عبد العزیز صاحب تلمیذ محفوظ

اب بھی تمکو عذر ہے صورت دکھانے کیلئے
تھوڑا عرصہ رہگیا ہے جان جانے کیلئے

ہائے رے وہ دن کہ جب محفل سے اٹھتا تھا تری
تھام لیتا تھا مرا دامن بٹھانے کیلئے

اے اثر اتنی مدد کر وقت ہے امداد کا   جذب دل جاتا ہے انکو کہینچ لانے کیلئے

شکر کی جا ہے کہ بہولا تنگہ کی راہ جب   موت میری آگئی رستہ بتانے کیلئے

تم سحر سمجہے ہو جسکو ہے رو روشن کا عکس   کیون ابہی سے ہوگئے تیار جانے کیلئے

میری آنکہونمین سما کر آگئے دل مین مرے   راستہ اچہا لگا لا گہر مین آنے کیلئے

مرحبا اے جذب الفت واہ اے آہ رسا   تمنے اچہی کوششین کین انکے لانے کیلئے

سات اونکے دم بہی جائیگا مرا صبح وصال   جان جانے کے لئے ہے موت آنے کیلئے

ہائے میری بیکسی ہو تمہین مین کوئی بہی بال   ہے فلک بہی گہات مین مجکو مٹانے کیلئے

حضرت ناصح نہین کم دشمنون سے آپ بہی   روز آتے ہین ہمارا مغز کہانے کیلئے

دست نازک سے چلیگی تیغ میرے حلق پر   خیر ہو آتے تو ہو بیڑا اوٹہانے کیلئے

گر دشمن پہ خوشی اچہی نہین صولت کبہی   حق تو یہ ہے ہم بہی توآئے ہین جانے کیلئے

ہنر جناب غلام محمد صاحب تلمیذ حضرت حفیظ صاحب

وصل کی شب لیکے تکیہ بیچ مین سوتے ہین وہ   مین تڑپتا ہون کلیجہ سے لگانے کیلئے

رونمائی اسطرح کی ہمنے تو دیکہی نہین   دل وہ پہلے مانگتے ہین منہ دکہانے کیلئے

ایک جہان طالب تمہارے وصل کا ہے جان من   کیا تمہین پیدا ہوے سارے زمانے کیلئے

بعد مرنے کے کفن منہ سے نہ سرکاؤ مرے   شرم آتی ہے مجہے صورت دکہانے کیلئے

آج اتنی زاہدو پرہیزگاری ہو چکی   بیٹہے ہین سینہ پہ اب وہ مے پلانے کیلئے

وصل کی شب تم خفا ہو جاؤگے گر اے نسیم   جان نکلیگی مری تمکو منانے کیلئے

مستعد مین بہی ہون منہ پر ساگی چہوڑنے کو بہی   تم اگر تیار ہو بجلی گرانے کیلئے

اپنے دشمن سے چاہی داد میرے عشق کی   ظلم تہی یہ بات ہے میرے جلانے کیلئے

مانتے ہین ہم بہی تمکو شاعر بے مثل ہے
کچہہ تو رکہہ چہوڑو ہنر پچہلے زمانے کیلئے

صولت ـ جناب محمد مومن علی صاحب تلمیذ بارزخ صاحب

اک دل بیتاب ہی لیتہا ستانے کیلئے
تم ہی طرہ ہو گئے مجکو جلانے کیلئے

قتل کرتے ہو کہ مجھکو ذرا پروا نہین
موت آنے کیلئے ہے جان جانے کیلئے

اور بہی دنیا مین مجہسے سیکڑون ہین غمزدہ
اے فلک مین ہی نہین صدمے اٹہانے کیلئے

اے دل مضطر تڑپ جانا نہ فرط شوق مین
آرہے ہین وہ میرا لاشہ اٹہانے کیلئے

اشتیاق دید مین بے چینیان ہمکو ادہر
اور اودہر اغماض انہین صورت دکہانے کیلئے

اک گہڑی بہر مین ثبوت عاشقی ہوجائیگا
آپ آمادہ تو ہولین آزمانے کیلئے

آج اپنی جان کی صولت نہین ہی کچہہ خبر
آدمی آیا ہے قاتل کا بلانے کیلئے

مجید ـ جناب محمد عبد المجید صاحب حیدرآبادی شاگرد حضرت نعیم

قصد ہے قاتل اگر بسمل بنانے کیلئے
کہینچ خنجر ہم ہین حاضر زخم کہانے کیلئے

دیدۂ پر خون ہے آنسو بہانے کیلئے
کیا ہمین تہے اے فلک صدمے اٹہانے کیلئے

مر چلے لیکن نہ دیکہا وصل کا سامان کوئی
لاکہہ رگڑین ایڑیان مطلب کے آنے کیلئے

پیار کی نظرون سے دیکہو نگا نظر لگنا تو کیا
آپ پہر چہپتے ہین کیون میرے ستانے کیلئے

عیش ـ جناب محمد انور الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت کیفی

غیر سے ہنستے ہین وہ ہمکو رلانے کیلئے
کیا محبت کی تہی ہم نے دکہہ اٹہانے کیلئے

بیکسون کی قبر پر حاجت نہین کمخواب کی
ابر رحمت ہی بہت ہے شامیانے کیلئے

کوئی دم مین حوصلہ معلوم ہوگا غیر کا
پہلے تم تیار تو ہو آزمانے کیلئے

بالون باتون مین ہی کوئی رو ٹہتا ہے واہ واہ
چہیڑتے ہین آپکو ہم آزمانے کیلئے

ایکدن باد خزان لوٹیگی گلشن کی بہار — سب ہے زر گل یا الٰہی کس خزانے کیلئے
ہوگیا برباد گلشن بے نوا ہے عندلیب — چار تنکے بھی نہین ہین آشیانے کیلئے

نحیف - جناب ابو المعارف سید عزیز الدین صاحب تلمیذ حضرت عصر

بزم مین آیا ہون خوشخبری سنانے کیلئے — شاد کا در ہے مقاصد اپنے پانے کیلئے
خدمت عالی مین شادی شرف کے باادب — دست بستہ سب ہین حاضر یہ سنانے کیلئے
حق تعالیٰ خوش رکھے باشان و شوکت تا ابد — ہے در دولت غریبون کے ٹھکانے کیلئے
آپ کو حق نے دیا جود و سخا لطف و عطا — نام حاتم کا زمانے سے مٹانے کیلئے
کس خوشی سے ضیغم خوشخو نے یہ جلسہ کیا — شاعرون کی عزت و وقعت بڑھانے کیلئے
شاد ذیشان کی وزارت اے نحیف خوش بیان — ہے مبارک اور بہتر سب زمانے کیلئے

کاشف جناب محمد قاسم صاحب متخلص بہ کاشف ولد جناب محمد احسن صاحب تلمیذ مولانا ہاتف

ہون دکن مین مضطرب بطحی مین جانے کیلئے — مجھکو ٹھکانا چاہئے مجھ بے ٹھکانے کیلئے
خود کو کھونے کے لئے ہین اونکو پانے کیلئے — آئے ہین ہستی مین ہم ہستی مٹانے کیلئے
اک اشارہ ہو مری بگڑی بنانے کیلئے — حکم ہو جائے مدینہ مجکو آنے کیلئے
اک نگاہ لطف سے دیکھو ادھر بھی یا نبی — حال غم آیا ہون مین اپنا سنانے کیلئے
بے زری بے طاقتی کیونکر بتاؤن یا رسول — جی ترستا رہگیا یثرب مین آنے کیلئے
نیند سے چونکون نہ مین روز قیامت تک کبھی — ہو تمہارا سنگ در میرے سرہانے کیلئے
آپ کے ظل شفاعت مین رہیگا حشر مین — بلبل دل کو جگہ ہے آشیانے کیلئے
داغ عشق مصطفےٰ ہے اور اندھیری قبر ہے — شمع لے چلتا ہون اس گھر میں جلانے کیلئے
یا نبی ہم مر چکے ہین آپ ہی کے عشق مین — ابر رحمت ہے ہمارے شامیانے کیلئے

ہند کے مرنے سے مین راضی نہین ہین یا نبی
دو مدینہ مین جگہ مرقد دینا مرنے کیلئے

آئین میرے سامنے مین خوب دیکھون آپکو
مین کہین مجھ سی نہین ہون غش مین آنے کیلئے

خاک پا ملجائے مجھکو آپ کی گر یا رسول
اپنی آنکھون مین رکھون سرمہ لگانے کیلئے

یاد مین کاشف کو پاتے ہین جو اکثر بیقرار
خواب مین آتے ہین صورت دکھانے کیلئے

حسین - جناب حسین خان صاحب شاگرد جناب ضیغم حسن صبا

غیر کے ہمراہ اٹھے آپ جانے کے لئے
بیٹھے تھے پہلو مین میرا دل دکھانے کیلئے

ہر گھڑی کرتے ہو وزدیدہ نظر کیون اس طرف
نقد دل کیا آئے ہو میرا چرانے کیلئے

خون روون کیون نہ مین ہیہات میرے سامنے
وہ عدو کو ہاتھ دین مہندی لگانے کیلئے

اٹھتے ہین جس پر یہ بت کرتے ہین ہم پورا ستم
کیا حسین پیدا ہوئے ہین ناز اٹھانے کیلئے

ایسا ہی دن ہو الٰہی وہ بگڑ کر ہو خجل
آئے پھر الٹا مجھے دلبر منانے کیلئے

دل برنگ گل شگفتہ ہوگیا ان کا زیر خاک
پھول تربت پر جو وہ آئے چڑھانے کیلئے

برق کو کیا لاگ ہے بلبل سے گرتی ہے وہین
جس جگہ وہ تنکے رکھے آشیانے کیلئے

رکھے اپنے سے تباہی کا برنگ گل یقین
جو یہان آیا کمر باندھے ہے جانے کیلئے

نکلے تو خنجر بکف گھر سے وہ قاتل کہ حسین
ہمتو آمادہ کھڑے ہین سر کٹانے کیلئے

رشید - جناب سید رشید الدین صاحب تلمیذ عصر

بت ہوئے پیدا جو ہم کو ستانے کیلئے
عاشقان سوختہ کا دل جلانے کیلئے

اے متاع درد در بازار جان انداختہ
آج تو آیا ہے میرا دل لبھانے کیلئے

انتظام ملک فرماتے ہین خود شاہ زمان
ق کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے

عدل آصفجاہ رہتا ہے ہمیشہ مستعد
خلق سے جور و جفا بالکل مٹانے کیلئے

شاد کو اپنی ریاست کا کیلئے ہے وزیر — ہے وزارت انکی بہتر سب بنانے کیلئے
جمع ہین دربار مین سب دردمندان جہان — اپنا اپنا درد دل اے دل سنانے کیلئے
شعر یہ لکھے ہین مین نے اے رشید بدری شعور — خاص شاد ذی مراتب کے سنانے کیلئے

خانم - جناب ڈاکٹر افضل الدینخان صاحب ریختی گو تلمیذ سحر

بام پر چڑھتی ہے کیون گیسو دکہانے کیلئے — اے بوا مردون کو دیوانہ بنانے کیلئے
مردوے کی بیوفا ہے ذات یہ سچ ہے مثل — رنڈی کرکے لایا ہے مجھکو جلانے کیلئے
بن کے تم چنگیز خان اچھی نہین یہ بات ہے — آئے تھے کیا رات بھر مجکو جگانے کیلئے
خون کیونکر میری آنکھو نمین نہ اترا ہے بہن — سوت کو لایا موا مجھکو جلانے کیلئے
دیکھکر رخ کو پری خانم کے مجنون ہوگئے — آئے تھے تم انکو دیوانہ بنانے کیلئے
جو مین کہتی ہون سنو نخرا بہت کچھ ہو چکا — گھر مین کیا آئے تھے تیر آپ جانے کیلئے
جین سے وہ تو اڑاتے ہین مزہ سوتن کے گھر — اے بوا بھیجون کسے انکو بلانے کیلئے
گھر مرا یہ آپکا ہے عرض کردیتی ہون مین — روکتا ہے کون تمکو آنے جانے کیلئے
اے بوا راجہ کشن پرشاد دیوان ہوگئے — جاؤن گی درگاہ مین سہرا چڑھانے کیلئے
نوکری ملتی نہین خانم زمانہ مین کہین — اوڑھ کر نکلو نگی چادر مانگ کہانے کیلئے

محبوب - جناب سید محبوب صاحب طالبعلم مدرسہ اسلامیہ ضلع بیڑ

ہو رہی باد صبا تیار آنے کے لئے — کر رہی باد خزان سامان جانے کیلئے
جارہا ہے کیا تو لے شاد تا نیلی رواق — نخلین کیا ہو رہی ہین تاج گانے کیلئے
راجۂ راجہ کشن پرشاد دیوان ہوگئے — دادخواہو آؤ اپنی داد پانے کیلئے
کیون نہ آئین پاس تیرے ظلم سے صیاد کے — عندلیبان چمن انصاف پانے کیلئے

غنچۂ امید فرحت لب شگفتہ کرتے ہے
آرہی باد صبا بہی گل کہلانے کیلئے

کہول کر منقار بزم شادمین سارے طیور
کس مسرت سے چلے ہین چہچہانے کیلئے

جشن جمشیدی کو تیرے دیکہہ محبوب حزین
آیا ہے تقدیر اپنی آزمانے کیلئے

مدہوش - جناب اشرف علی صاحبزادہ صاحب اقربائے سرکار عالی تلمیذ جناب شوق صاحب

تیغ کہینچے ہے جو قاتل آزمانے کے لئے
ہم خوشی سے مستعد ہین سر کٹانے کیلئے

کاکل مشکین رخ انور پہ لہراتے نہین
مار تونے پال رکہے ہین خزانے کیلئے

بعد مردن لاش بہی میری جلا او شعلہ خو
بات رہجائے نہ کوئی دل جلانے کیلئے

ابر رحمت کے نہین شایان گنہگاران عشق
بیکسی کافی ہے مجکو شامیانے کیلئے

داخل محفل جو ہو قدرت کہان یہ غیر کی
مجہسا ہو دربان جو تیرے آستانے کیلئے

قدرت اللہ تیرے حسن سے ہے آشکار
مین ہوا ہون خلق تیرے ناز اٹہانے کیلئے

سوگوار بیکسی میرا نہ جب کوئی رہا
رہگئی شمع لحد آنسو بہانے کیلئے

شور محشر سے مری آنکہین لحد مین کہلگئین
کب مجہے فرصت ہی آرام پانے کیلئے

قافلہ یاروںکا راہی ہوگیا سوے عدم
رہگئے مدہوش ہم یان خاک اڑانے کیلئے

جاہ - جناب ابوالفیض مرزا صفدر علی صاحب نبیرۂ آغا فرہاد مرحوم تلمیذ حضرت لمعہ

راحت و آرام ہین سارے زمانے کیلئے
اک ہمین دنیا مین ہین صدمے اٹہانے کیلئے

سنتے ہین انکی گلی مین آج قتل عام ہے
جائینگے ہم بہی مقدر آزمانے کیلئے

مال و زر کی فکر ہے تمکو عبث اے منعمو
آئے ہو دنیا مین خالی ہاتہ جانے کیلئے

جیتے جی ہم جسکے ملنے کی تمنا مین رہے
آئے ہین وہ ہمکو مٹی مین ملانے کیلئے

ہمکو فرقت مین نہین آب و غذا کی احتیاج
پیتے ہین خون جگر غصہ ہے کہانے کیلئے

چاہ اپنا کون ہے راہ عدم میں اب رفیق
ساتھ ہے اک بیکسی رستہ بتانے کیلئے

جناب خواجہ محمد حسین صاحب میرٹھی منشی ڈپٹی کمشنر کچہری

بتکدہ میں جائیں کیوں ہم سر جھکانے کیلئے
بت ہیں سب تیار اب مسجد میں آنے کیلئے

وہ بہار آئی گھٹا چھائی چمن پر زور سے
بلبلیں چہکی ہیں دل بہلانے کیلئے

سیر بستان کیجئے پیارے ہوا اچھی دن ہے
ہیں یہاں موجود داس خار کھانے کیلئے

مر گیا جب انکی فرقت میں تو میری نعش پر
آئے ہیں بے فائدہ آنسو بہانے کیلئے

لعل و گوہر سے بھرینگے انکا دامن دیکھنا
لخت دل ہیں آنسوؤں کے ساتھ آنے کیلئے

سرخی پان پر مسی ملنا غضب ہے غضب
ہیں یہ ساماں کچھ تو رنگ لانے کیلئے

قبر پر عاشق کے وہ آتے ہیں با ناز و ادا
فتنہ خفتہ کو ٹھوکر سے جگانے کیلئے

حسن - جناب سید احمد حسن صاحب تلمیذ جناب نیر

پارسائی پر نہ جا ظاہر کی او باطن شناس
دانت دو ہاتھی کے ہیں اک ہے دکھانے کیلئے

دی ہے سلطان کرنے اپنے ارشاد کو
شاد اس غم سے کہ تو دل ہٹانے کیلئے

ق

بیخودی پر ہے کیوں زاہد کو عبث ہے اعتراض
محو یاد حق ہوں ہستی کو بھلانے کیلئے

شش جہت میں طائر دل بے سبب پھرتے ہیں کیوں
گلشن ہستی میں آئے آب و دانے کیلئے

فخر رکھتی ہی خموشی اپنی ذکر غیر سے
تھا نہ کوئی امر مانع لب ہلانے کیلئے

مرد آخر بین کا اس آغاز سے مصداق ہے
جو جہاں میں آئے ہیں آکر وہ جانے کیلئے

کر دیا ہیہات بیقراری سی یکسر پائمال
ہمنے دل تمکو دیا تھا آزمانے کیلئے

برق و باران کی صفت پیدا تو کر لو آپ میں
کیوں ہنسلاتے ہو ہمیں آنسو بہانے کیلئے

شکل نیرنگی کسی صورت سے بدلے لاکھ رنگ
ہے زمانہ ساتھ اپنے ہم زمانے کیلئے

مقصد دل کیلئے کافی ہے یہ نکتہ کی بات
شیخ جی موجود ہین قصہ سنانے کیلئے

مصحف رخسار جانان کا ہون فکر روز و شب
عشق گیسو کی ہوس ہے مار کہانے کیلئے

اشعر جناب محمد شرف الدین ابو الشرف صاحب تلمیذ حضرت منشی

جسم و جان ہے صدمۂ فرقت اٹھانیکیلئے
دل دیا اللہ نے یہ داغ کہانے کیلئے

زلف سلجہاتے ہین میرا دل اڑانیکے لئے
شوخیان کرتے ہین آشفتہ بنانے کیلئے

کیا حقیقت لیکے آگے ہے حنا کی جانمن
خون میرا لیجئے مہندی لگانے کیلئے

از طفیل سید الاجہنم ہو حرام
مانگتا ہون مین دعا سارے زمانے کیلئے

کیون عدو ہوتا نہین میرا شریک حال اب
کیا مجہی پر ظلم ہوتا ہے ستانے کیلئے

یا خدا دشمن ہمارا تو خوش و خرم رہے
کیا ہمین پیدا ہوے صدمے اٹہانے کیلئے

شکر ہے مرقد پہ میرے آج وہ بنکر مسیح
آئے ہین اب خواب غفلت سے جگانے کیلئے

یا الٰہی یہ شب وصلت ہے یا فرقت کی شب
یار آیا ہے ہنسانے یار لانے کیلئے

بہیجہ مریض ہجر کی آئے عیادت کو تو لوٹ
غیر کو بھی ساتھ لائے ہین جلانے کیلئے

آتش فرقت بہڑکتی ہے بہت اشعر مری
شربت وصل اس پہ پکا ہو بجہانے کیلئے

بیمزہ ہے زیست اپنی تو بس اب اشعر چلو
گرچہ قاتل مین چلے سر کٹانے کیلئے

ناظم ۔ جناب محمد ہاشم علیصاحب چشتی علاقہ نواب سر خورشید جاہ بہادر

آج ہی فرصت ملی مہندی لگانے کیلئے
خاص تہی وعدہ کی شب کیا بہانے کیلئے

ایک وہ ہین جنکو ہر دم یار سے ہے اختلاط
ایک مین ہون ہجر کے صدمے اٹہانے کیلئے

دل کا گہر تیار ہے آنکہونکو دروازے ہین وا
آپ آمادہ تو ہون تشریف لانے کیلئے

کرتے ہین لاکہون ستم وہ اف نہین کرتا ہون مین
چاہیئے اسطرحکا دل ناز اٹہانے کیلئے

ہر گھڑی شوق شہادت کا تقاضا یہ ہی
کوئے قاتل کو چلو اب سر کٹانے کیلئے

یا الٰہی داغ دل کے گل کھلائین بعد مرگ
وہ مری تربت پہ آئین گل چڑھانے کیلئے

سنکر یہی ناظم ہوی تقدیر بہی اپنی رسا
مستعد ہین آج وہ ہمکو بلانے کیلئے

فخر - جناب میر احمد علی صاحب تلمیذ حضرت ہاشمی صاحب

کس غضب کی ہے خزان ابکی چمن مین باغبان
چیختی ہین بلبلین جو آشیانے کیلئے

جان و دل دو تو محبت مین تمہارے ہی تہے
ایک آنیکے لئے اور ایک جانے کیلئے

ہو گیا وحشی تری فرقت مین اے رشک پری
چاہتا ہے دل مرا صحرا مین جانے کیلئے

وافی - جناب عبد الرحیم شاہ صاحب قادری تلمیذ حضرت سیف صاحب

زور پر فصل بہار اسلام ہے آنے کیلئے
منتظر ہے شادمانی منہ دکھانے کیلئے

کیون نہو اہل کرم کے در پہ غربا کا ہجوم
مژدہ دیوانی کا سنکر فیض پانے کیلئے

جلسہ ہاے بزم دیوان دکن گر دیکھ لے
آسکی افلاک سے زہرہ بہی گانے کیلئے

عرض اپنا حال وافی کیا کرے پیش حضور
کوئی بہی آیا نہین ابتک بلانے کیلئے

نظیر - جناب گردہاری پرشاد صاحب

پرورش کے واسطے محبوب ہین آقا عیان
کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے

گاہ فرحت گاہ رنجش بس ملا رہتی ہین دو
رنج رونے کیلئے فرحت ہنسانے کیلئے

دیکھتا جاتا ہے نظرون سی نظیر دلفگار
بہید قدرت کا نہین ظاہر ہے پانے کیلئے

صمیم - جناب محمد عبد الرزاق صاحب شاگرد فہیم

آب اشک خون کباب سوختہ جان و جگر
کیسی کیسی نعمتین ہین پینے کہانے کیلئے

آج ہے وعدہ کسی کا دیکھئے ہوتا ہے خون
پاؤن مین مہندی لگی ہے انکو آنے کیلئے

دیکھئے شان جناب کبریاے بے نیاز — آج آتے ہین مرے گھر وہ منانے کیلئے

پوچھتا ہے کون میرا بیکسی مین حال زار — ایک گریہ ہی مرا بیتاب آنے کیلئے

ساقیا دی بھر کے اک جام شراب آرزو — ایک مست ناز ہے تیار آنے کیلئے

شاد کے نور ضیا عقل فہیم ناز پر — پیش کرتا ہون مقدر آزمانے کیلئے

وصل مین نہ ہٹ کا ہی ناحق ہوش مین آو صنم — آتا ہی کوئی نہ ہے تیار آنے کیلئے

روح - جناب محمد غیاث الدین صاحب تلمیذ حضرت وطن

ہم نہین عاجز تمہین گھر مین بلانیکیلئے — جذب دل کافی ہے تمکو کھینچ لانے کیلئے

چرخ سی کہہ دو دکن مین عیش کا ہے جمگھٹا — بھیج دے زہرہ کو اک شب آج گانے کیلئے

نامہ بر آیا تو لایا ساتھ اپنے برق یاس — خرمن امید پر میرے گرانے کیلئے

لشکر ناز و ادا کرتا ہے کیا کیا کوششین — اونکا سکہ کشور دل مین جمانے کیلئے

درد کے زخمون کے فرقت کی خلش کے پاس کے — دل نے ہی کیا کیا مزے سارے زمانے کیلئے

ڈھنگ ان اٹکھیلیون کے لے اڑی چنچل نسیم — رنگ کچھ غنچے نے اون کے مسکرانے کیلئے

جان لو دل لو جگر لو دور تو کیجے نقاب — رونمائی چاہئے گر منہ دکھانے کیلئے

ہوگئے رسوا کسیکو منہ دکھا سکتے نہین — کاش ملجاتا کفن ہی منہ چھپانے کیلئے

جان تم ہو کون چاہے گا کہ اپنی جان جائے — کیون اجازت مانگتے ہو مجھ سے جانے کیلئے

کون راہ عشق مین ایسا ہی سرگرم تلاش — خود کو ہمنے کھو دیا ہے اونکے پانے کیلئے

نازنے دامن نچھوڑا ہو گیا وہ بھی عدو — ورنہ وہ تیار ہو بیٹھے تھے آنے کیلئے

گیسوؤنکو کھولدو بالائے خال عنبرین — جال کو پھیلا دو مرغ دل پھنسانے کیلئے

جذب دل جاکر تھکا پھر آئے قاصد سیکڑون — جان خود جائیگی اب اونکے بلانے کیلئے

تا عالم ہستی مین تشبیہہ کمر ملتے نہین
ہم عدم کو جائین سکے مضمون لانے کیلئے

عذر انکو سینکڑون گہر سے نکلنے کیلئے
روح یان تیار قصر تن جانے کیلئے

چاند - جناب محمد رحمان بخش صاحب عرف چاند میان

ہے مبارکباد کا غل بج رہے ہین نوبتین
جمع سب ارکان ہین ملنے ملانے کیلئے

جہک کے ملتا ہے کوئی اور نذر دیتا ہے کوئی
ہے کوئی آمادہ حال اپنا سنانے کیلئے

ہین کہڑے دربار مین حاضر نقیب و چوبدار
کہڑے ہین با ادب اک اک کو آنے کیلئے

دیکہنا کس جشن سے چلنے لگین گے کاروبار
اور پہر توفیر بہی ہوگی خزانے کیلئے

ہے غرض یہ لیفٹ اب دینے لگے ہین کام سب
جسکے باعث امن و راحت ہو زمانے کیلئے

بے نظیر و بیعدیل و بیمثال و بیبدل
چاہئے ایسا ہی ناظم کارخانے کیلئے

بادشاہ وقت عادل اور دیوان نیک نفس
رحمت حق اور کیا ہوگی زمانے کیلئے

اے مہاراجہ بہادر دیوانی مبارک آپکو
بادشاہ قائم رہے عزت بڑہانے کیلئے

تہنیت کا آج جلسہ گہر مین ضیغم کے ہے چاند
ہم بہی حاضر ہین مبارکباد گانے کیلئے

مغفور جناب الحاج میر سعادت علی صاحب تلمیذ حضرت ناطق

ہاتھ ملتے ہین وہ کیون مہندی لگانے کیلئے
خون بہا دیتی ہین ناحق خون بہانے کیلئے

ہے چکا چوند انکی آنکہین جسمین ہے قلب تک
تیر مژگان پہر پہڑاتا ہے نشانے کیلئے

پردہ مین سرمہ کے منظور نظر ہے قتل انہین
آنکہ سے آنسو بہاتے ہین بہانے کیلئے

انکا جلوہ دیکہکر روتے ہین آنکہین کیا سبب
آتے ہین آنکہون مین وہ دلمین سمانے کیلئے

انکو کیا مطلب ہے کسیکے مرنے جینے سے مگر
غیر کو روتے ہین وہ میرے رلانے کیلئے

چٹکیان اغیار کے دلمین وہ لیتے کیا سبب
شوخیان کرتے ہین میرا دل دکہانے کیلئے

صبوحی۔ جناب میر لطف علی صاحب تلمیذ حضرت میکش صاحب

روح گہبرائی تھی پہلے تن مین آنیکے کیلئے
اب یہ اُٹھی ہی نہین ہوتی ہی جانے کیلئے

نیمجان پر آئے ہو خنجر چلانے کے لئے
کیا ہمین ملتے ہین تمکو آزمانے کیلئے

نکلے ہین وہ لیکے خنجر خون بہانے کے لئے
شوق سی جاتے ہین ہم بہی سر کٹانے کیلئے

قسمت بد کا گلا کہئے تو ہم کس سے کرین
عار آتا ہے اونہین صورت دکہانے کیلئے

اب نہین امید جینے کی مجہے سے ہمدمو
چرخ درپے ہوگیا میرے مٹانے کیلئے

جان آئی ہے لبونپر آپ آتے ہی نہین
کیا قسم کہائی ہے صاحب تمنے آنے کیلئے

اک گہڑی بہی سن نہین سکتا کوئی اسکو کبہی
ایک مدت چاہئے میرے فسانے کیلئے

جاؤ کام اپنا کرو سب ہو چکی ہمکو خبر
آئے ہو اب کیون صنم باتین بنانے کیلئے

نزع کی حالت مین ہے بیمار تیرا ای صنم
اب تو آ بہر خدا صورت دکہلانے کیلئے

دیکہئے اب ایک محشر ہونیوالا ہے بپا
فتنہ گر وہ آتا ہے فتنے جگانے کیلئے

دیتا ہے بہر کر وہ ہر اک مست کو جام شراب
میکدہ مین ہے صبوحی مے پلانے کیلئے

اطہر۔ جناب سید مظہر اللہ حسینی صاحب وکیل و جاگیردار سمرن پلی ضلع اندور

آزما قسمت کو اپنی اور چلکر نذر دے
لکہہ تو تاریخ اور قصیدہ وہان بنانے کیلئے

کچہہ نہین ہوتا کسی سے گر نہو تقدیر مین
لاکہ کوشش ہم کرین منصب بڑہانے کیلئے

رات دن ہے فکر یہ ملجای کچہہ زاد سفر
مستعد بیٹہا ہون مین اب کعبہ جانے کیلئے

آگ تو پہلے لگا دین اور پہر ہو کر الگ
خود ہی جا کر پانی لاتے ہین بجہانے کیلئے

خلیل۔ جناب حاجی محمد ابراہیم صاحب خانساماں میر مبارک حضور پرنور دام ملکہٗ

شوق سی اپنی وہ تلوارین لگا نیکیلئے
ہم لئے پہرتے ہین اپنا سر کٹانے کیلئے

حرص کہو دیتی ہے دم بہر کیلئے سب عقل و ہوش
مرغِ زیرک دام مین پہنستا ہے دانے کیلئے

ساتھ ساتھ اپنی لگا لائے عدو کو بزم مین
آپ آئے بہی تو آئے دل جلانے کیلئے

باغبان برہم خفا گلچین ہے دل کا حالِ زار
آگیا کیسے چمن مین آشیانے کیلئے

فرقتِ دلدار مین عاشق کو بہی آتی ہے نیند
قصہ خوان آیا ہے کیا میرے سلانے کیلئے

تہی ازل سی میری قسمت مین لکہی سرگشتگی
دیکہنا کنجِ قفس تہا آب و دانے کیلئے

فرطِ شادی سے نہو جائے وفورِ رنج و غم
کیون ہنستا تا ہی فلک اتنا رلانے کیلئے

وصل کی شب سُنکی جی اُکتا گیا کہنے لگے
ہے دماغ اپنا کہان ایسے فسانے کیلئے

عاشقان حق کو کیا عشقِ مجازی سی غرض
تہمتین ناحق زمانہ ہے لگانے کیلئے

ان حسینون کی محبت دشمنِ جان ہو چلی
اپنی چالین آسمان ہی سب سکہانے کیلئے

موت ہی میری وصالِ یار کے باعث ہوئی
آئے ہین مٹی مین وہ مٹی ملانے کیلئے

بیٹہے بیٹہے کیا اشارہ و نہین کسینے کہدیا
بزم سے اُٹہے فقط میرے اُٹہانے کیلئے

سازشون کا سلسلہ ٹوٹا بہت اچھا ہوا
روک ٹوک اب کچھ نہین ہے آنے جانے کیلئے

خون لاکہو لکا ہوا بدنام تم بہی ہو گئے
منع کرتے تہے اسی سی پان کہانے کیلئے

غیر ممکن ہے فلاح قوم ایسون سے خلیل
گہر مین بیٹہے ہین ہوئے باتین بنانے کیلئے

نفیس - جناب بہوانی پرشاد صاحب وکیل درجہ اول

عمر بہر وعدے کئے افسوس آنے کیلئے
جان لبون پر آگئی آخر کو جانے کیلئے

اب سرِ گیسوئے جانان چہوڑ کر چلتے ہین
ملک مولا کا پڑا ہے مار کہانے کیلئے

کار نیکی یادِ حق ہرگز نہ ہمسے ہو سکی
آئے تہے دنیا مین ہم ذلت اُٹہانے کیلئے

آپ کو غیرون سے الفت ہی تو ہم بہی پہر ضرور
ڈہونڈ لینگے اور دلبر دل لگانے کیلئے

بیخبر رہتا ہے ہمسے باغبان کیون اسقدر — بس تڑستے ہین قفس مین آب و دانے کیلئے

گروہ آمادہ ہے میرے قتل پر شمشیر زن — مین بہی حاضر ہون خوشی سے سر کٹانے کیلئے

قبر کو بہولے ہوے ہین دیکہنا غفلت ہے کیا — فکر کرتے ہین مدامی گہر بنانے کیلئے

کاٹ کر قاصد کے پر کہدون یار کو مین بہی نفیس — سر طلب اسنے کیا ہو آزمانے کیلئے

سلیس - جناب ابو السیف منشی محمد مومن علی صاحب تلمیذ جناب کاشف

مستعد ہین آج وہ مقتل مین آنے کیلئے — ہین مصمم ہم بہی اب سر کے کٹانے کیلئے

یہ تو ہے دنیائے فانی کیا بہروسہ زیست کا — یادگاری چہوڑ اپنی کچہہ زمانے کیلئے

دوزخ و میزان صراط و پل کا کسکو دغدغہ — مصطفےٰ ہین عاصیونکو بخشوانے کیلئے

کہتی تہی بی بی سکینہ روکے اے بابا حسینؑ — چہوڑ کر ہمکو گئے صدمے اٹہانے کیلئے

پاونپر مان کے یہ اکبرؑ سر جہکا کر کہتے تہے — دو اجازت رنکو جاؤن سر کٹانے کیلئے

روکے لی شبیرؑ نے تب ذوالفقار حیدریؑ — جب رہا باقی نہ کوئی سر کٹانے کیلئے

اشقیا سے کہتے تہے قاسمؑ اٹہا کر تیغ کو — مرضئ خالق پہ ہین ہم سر کٹانے کیلئے

التجا تمسے سلیس کمترین کی ہے حسینؑ — حکم ہو جائے ذرا فدوی کو آنے کیلئے

سخا - جناب محمد اسحاق صاحب نشتر خلف و تلمیذ حضرت کاشف صاحب سلمہ

ہمچہ لایا تہا قاتل آزمانے کیلئے — مین ہوا ثابت قدم سر کو کٹانے کیلئے

خلق سے ملک عدم کو آج جانے کیلئے — چہیڑتے ابرو کو ہم ہین تیغ کہانے کیلئے

اے پری مقصد ہمارے دلکے سب آئینگے — چلئے گلشن مین ذرا بوتل اڑانے کیلئے

مرگیا عاشق تمہاری چشم میگون کا صنم — فکر کیجے تختہ نرگس لگانے کیلئے

جعد مشکین کو لگایا ہاتہ جو محفل مین شب — حکم فرماتے ہین اب وہ تازیانے کیلئے

نقش پا کیطرح سر کوچہ مین ہی میرا قیام
کسکی ہمت ہوتی ہے دیکھون اُٹھانے کیلئے

یاد مین اُس روی روشن کے سخا ہین اتنا
ہون کمر باندہے ہوے کعبہ کو جانے کیلئے

لئیق - جناب سید مومن علی حسینی صاحب شاگرد حضرت کاشف صاحب

رکہتے ہی گہر مین قدم کہتے ہو جانے کیلئے
آئے تھے کیا جان جان صورت دکھانے کیلئے

گالیان دیتے ہو پہلے تو رلانے کیلئے
گد گدی کرتے ہو پہر مجکو ہنسانے کیلئے

یاد الفت آگئی بعد فنا میری او نہین
پہول لائے ہین لحد پر اب چڑہانے کیلئے

ہو ادہر ہی وار اک تیغ نظر کا خنگ جو
سر جہکائے مین کہڑا ہون سر کٹانے کیلئے

یہ نہین رکتی ہمیشہ راہ ہستی و عدم
کوئی آنے کے لئے ہے کوئی جانے کیلئے

کوئی دم انکی محبت مین نہین ملتے ہین چین
اے خدا پیدا ہوی کیا بیت ستانے کیلئے

نیند پہر سوتا ہون سشکو مین بڑے آرام سے
تیری چوکہٹ خوب ہے میرے سر لگانے کیلئے

چہیر کرنا حق شب وصلت مین سیکہا نا پڑا
چل رہا ہون انکی گہر کو پہر منانے کیلئے

کون ہوتا ہے مزاحم یہ مکان ہے آپکا
رکتے ہو گہر مین قدم رکہہ کر جو آنے کیلئے

بقا - جناب محمد رزاق شریف صاحب تلمیذ حضرت کاشف

جسکو دیکہا اپنی مطلب کا پایا آشنا
امتحان پہر کر بہت ہمنے زمانے کیلئے

واسطے دو روز کے بیفائدہ ہی فکر قصر
چار تنکے مکتفی ہین آشیانے کیلئے

میری آمد سنکے حاسد کا ہوا ہے دل اوچاٹ
ایک آنے کیلئے ہے ایک جانے کیلئے

خانۂ دل آپکا مانا کہ ہے کینہ سے صاف
عذر کیون ہے پہر ہمارے گہر مین آنے کیلئے

درد و غم رنج و الم رہتے ہین میرے ساتہ ساتہ
عالم فانی نہین آرام پانے کیلئے

ابر ہے صہبا ہے اور پیر مغان کا ساتہ ہے
شیخ نے کہا ہی قسم مسجد مین جانے کیلئے

باطناً بغض و حسد دلمین بھرا ہے بیحساب ۔۔۔ ظاہرا آئے ہین وہ الفت جتانے کیلئے

موت آتی ہے کہ وہ آتا ہے پہلے دیکھنا ۔۔۔ بیٹھے ہین سلے چرخ ہم یہ آزمانے کیلئے

کیون بقا ہے فکر ہے کیا تجھے اب اے دلِ ۔۔۔ حشر مین ہین مصطفےٰ تو بخشوانے کیلئے

شریک ۔ جناب ابو الصدق محمد صدیق صاحب تلمیذ حضرت شفق

مجکو مست حسن وہ اپنا بنانے کیلئے ۔۔۔ بام پر آتے نہین جلوہ دکھانے کیلئے

منہ سے میرے غیر کا ذکر سنکر یہ کہا ۔۔۔ تذکرہ تمنے نکالا ہے جلانے کیلئے

جب مین لپٹا وصل مین جھنجھلا کے یون کہنے لگے ۔۔۔ گھر بلایا آپنے مجکو ستانے کیلئے

کوچۂ رشک جنا مین اپنے تم سے حور وش ۔۔۔ دو جگہ تھوڑی سے تربت کی بنانے کیلئے

مست پاکر چشم میگون کا سر محفل مین آج ۔۔۔ جام مے لائے ہین وہ مجکو پلانے کیلئے

تنگدستی مین نہین کوئی ہوا میرا شریک ۔۔۔ جمع تھے احباب سب دولت کو کھانے کیلئے

حسن جناب سید احمد حسن صاحب حسن مشغولین مدرسہ دار العلوم بلدہ سکندر عالی

کل وزیر فوج تھے ہین آج دستور دکن ۔۔۔ شور اٹھا یا نوبتون نے شادیانے کیلئے

کیون نہ یہ خدمت سجے راجہ کشن پرشاد کو ۔۔۔ ہے وزارت ابتدا سے اس گھرانے کیلئے

ہوکے خوش خوش فرطِ شادی سے دعا کیواسطے ۔۔۔ ہے حسن اسوقت دونون ہاتھ اٹھانے کیلئے

خورشید ۔ جناب محمد اکرام الحق صاحب تلمیذ حضرت صولت

بیٹھے بیٹھے حال تو سب تمنے میرا سن لیا ۔۔۔ ہاتھ پہلو مین نہ ڈالو دل چرانے کیلئے

خیر بعد مرگ وہ سفاک میری قبر پر ۔۔۔ آگیا ہی فاتحہ پڑھنے پڑھانے کیلئے

خواب مین بھی تم نہین آتے بڑا افسوس ہے ۔۔۔ روک رکھا کسنے تمکو آنے جانے کیلئے

محبوب جناب میر محبوب علی صاحب تلمیذ حضرت اعظم

فصل گل آئی چمن مین گل کہلانے کیلئے
زخم تو عشاق کے دلپر لگانے کیلئے

جا چکا قاصد مرا انکو بلانے کیلئے
مستعد وہ ہوچکے میرے گھر آنے کیلئے

یا محمد روز محشر خوف کچھ ہمکو نہین -
آپ کافی ہین ہماری بخشوانے کیلئے

یا محمد مصطفے جلدی بلا لیجے مجھے
مضطرب دل ہے تمہارے پاس آنے کیلئے

مل گئے دارا سکندر سیکڑون اس خاکمین
ہے اجل سرپہ کھڑی سارے زمانے کیلئے

آتے تو ہر روز ہین پر غیر کو لاتے ہین ساتھ
ناز کرتے ہین ہمارا دل جلانے کیلئے

مبتدی ہو تم ابھی محبوب پر رکھو یہ یاد
اک زمانہ چاہیئے شاعر کہلانے کیلئے

ایوب - جناب مرزا رحمن بیگ صاحب

نالے اٹھتے ہین مرے گردون جلانے کیلئے
اور آنکھین مستعد دریا بہانے کیلئے

اک نوید وصل ہے اور دوسرا پیغام مرگ
یہ بھی آنے کیلئے ہے وہ بھی آنے کیلئے

گلشن دنیا سے بلبل بنکے سارے اڑگئے
رہگئے اک ہائے ہم صدمے اٹھانے کیلئے

سنگ بیرحمی سے تیرے شیشۂ دل چور ہے
اک زمانہ چاہیئے اسکو بنانے کیلئے

آہ کی صورت جو فرقت مین ہوا ہون سوکھ کر
ہے تموج اشک کو میرے بہانے کیلئے

قاصدا آئے اگر وہ رشک گلشن میرے گھر
مستعد ہون راہ مین آنکھین بچھانے کیلئے

یون دکھایا ہے مرے جذب محبت نے اثر
آج خود آئے ہین وہ میرے منانے کیلئے

شعلہ زن سوز فراق یار سے ہے تن بدن
دل ہے پہلو مین جگر اپنا جلانے کیلئے

مرگیا ہون آپ کی رفتار پر رشک مسیح
قبر پر آؤ خدارا پھر جلانے کیلئے

بیٹھی نیندین سو رہون محشر تلک ایوب مین
یار کا زانو جو ہو میرے سرہانے کیلئے

خلیل - جناب خلیل الرحمن صاحب مولف تاریخ برہانپور

لوگ سب ملک دکن کے کارخانے کے لئے
منتظر تھے آپکے تشریف لانے کیلئے

سرکشان گردن فرازان جہان اس عہد مین
ہین در دولت پہ حاضر سر جھکانے کیلئے

مفسدون کو قید کرکے فکر ہے ہر روز و شب
ظلم کی بنیاد کو بالکل مٹانے کیلئے

قدر دانی اُنکی سُنکر خوب تر اشعار مدح ق
شاعرون نے ہین لکھے اُنکو سنانے کیلئے

دیکھئے بزم جناب ضیغم عالی کلام
مدح سنئے کر خلیل اب قصد آنے کیلئے

عرب - جناب صالح بن احمد باقنع صاحب جمعدار تلمیذ واثق

فصل گل آئی بہار اپنی دکھانے کیلئے
چل رہی باد صبا ہے گل کھلانے کیلئے

شاد کو ہو شادمانی کے مبارکبادیان
ہے ترقی کا زمانہ منہ دکھانے کیلئے

دیکھئے کج بحثی سے اب کیا ہو حال ملک جسم
عقل آنے کیلئے ہے عمر جانے کیلئے

دوستو تم جھوٹ کہنا چھوڑ دو بہر خدا
راستی کا ہے سبب ثروت بڑھانے کیلئے

شکر ہے سیف اللسانی تجھکو حاصل ہی عرب
مصرعۂ ضیغم ہے بہتر آزمانے کیلئے

صاحب - جناب غلام غوث محمد خان صاحب خلف نواب محمد سبحان خان بہادر جاگیردار المتخلص سیف

یار پہلو مین گھٹا اُٹھی ہے چھانیکے لئے
ساقیا اب دیر کیا ہے مے پلانے کیلئے

عزم اُس گل کا ہی میرے پاس آنیکے لئے
چلتی ہے باد سحر مژدہ سنانے کیلئے

جو صدا اُسکے دل مین وہ نہین اہل خلوص
مدح شاہ کرتے ہین الفت کے جتانے کیلئے

وہ تو سنتے ہی نہین کچھہ قول عجز و عہد و عذر
آئین کس پہلو سے اب ونکی منانے کیلئے

غم کہین شاد کہین کوئی ہے مفلس کوئی زر
اک وتیرے پر نہین گردش زمانے کیلئے

جب سے نظارہ ہوا ہے گلرخونکا عشق مین
دل تو آنے کیلئے ہی جان جانے کیلئے

دیکھکر ہر ایک تیری شان کو ہے مستعد
ظلم جانیکے لئے ہے عدل آنے کیلئے

یا تو ہم پہلو تہے مجہہ سے یا ہوا یہہ انقلاب
خواب مین آتے ہین صورت دکہانے کیلئے

حضرت ضیغم نے کیا دلچسپ کی ہی طرح بحر
صاحبا کچہہ کہہ طبیعت آزمانے کیلئے

منیر جناب نذیر محمد صاحب تلمیذ صریر

تم اگر ہو مستعد ہر دم ستانے کیلئے
ہین ادہر طیار ہم بہی رنج اٹہانے کیلئے

وعدہ جہوٹا کرتے ہین کہتے ہین میرے سر کی بات
کیا مرا سر جہوٹی قسمونکو ہے کہانے کیلئے

نزع مین کہتے ہین اگر دل لگی یہ دیکہنا
جاتے ہو دل جو محبت سے لگانے کیلئے

دربدر کوچہ بکوچہ دشت و صحرا کوہ بکوہ
مثل مجنون پہر رہا ہون تجہکو پانے کیلئے

میان سے اپنے نکالو ہی تو تیغ تیز کو
ہے مری موجود گردن آزمانے کیلئے

دل مرا مایل تہین خال سیاہ یار پر
پہنس گیا ہے دام مین اک مرغ دانے کیلئے

کل تلک پالا جنہون نے ہمکو تہا آغوش مین
آج وہ آئے ہین مٹی مین ملانے کیلئے

اک سوال وصل پر وہ روٹہہ بیٹہے ہین منیر
کیا کرون لاؤن کسے ان کے منانے کیلئے

برہان ۔ جناب محمد برہان خانصاحب تلمیذ حضرت مہدی

دل جلونکو شعلۂ رخ سے جلانے کیلئے
بام پر آئے ہین وہ جلوہ دکہانے کیلئے

غیر ممکن ہے رسائی منزل دلدار تک
خضر بہی آئین اگر رستہ بتانے کیلئے

ضعف دل کا ہو برا کیا کیا ترس کر رہ گئین
میری آہین آسمان پر آج جانے کیلئے

اپنی قسمت پر مین دن بہر رو چکا ہون شام سحر
غمزدون کو تو ہی آئی ہے رلانے کیلئے

معجزہ کچہہ تو دکہائین آئین دنیا مین مسیح
عشق کے بیمار کا مردہ جلانے کیلئے

یا الٰہی تا ابد قایم رہین شاہ دکن
اُنسے بہبودی ہے اب سارے زمانے کیلئے

فکر عقبیٰ کچہہ کرو برہان اپنے واسطے
فکر دنیا چہوڑ دو سارے زمانے کیلئے

ہلال - جناب غلام حیدر صاحب شاگرد جناب مداح

جب شب وصلت اٹھا دلبر جانیکیلئے
موت عاشق کی ہوئی مشتاق جانے کیلئے

ہو گیا آخر ہدف اوسکے خدنگ ناز کا
کیا نہ تدبیرین ہوئین دل کے بچانے کیلئے

ہم کلام اغیار سے وہ شمع رو محفل مین ہے
یہ ہی اک صورت ہے عاشق کے جلانے کیلئے

جبکہ رزاق حقیقی حقتعالے ہے دلا
فکر کرنی ہے عبث پہر آب و دانے کیلئے

ق

فرش سے تا عرش اعظم سیر کی اک رات مین
جب طلب حق نے کیا قدرت دکہانے کیلئے

حبذا اصل علی تیزی رفتار نبی ﷺ
ایک لمحہ بہی نہ گزرا آنے جانے کیلئے

مثل سرمہ خاک کر دی اپنا جسم عنصری
آنکہ مین مردم کے او غافل سمانے کیلئے

موج - جناب مرزا ولایت علی بیگ صاحب تلمیذ حضرت [illegible]

اسقدر تعجیل کیون ہے آج جانے کیلئے
غیر نے شاید کہا ہے تمکو آنے کیلئے

رات بہر محفل مین اعدا کے تہین صحبت رہی
دن نکلتے آئے ہو باتین بنانے کیلئے

دیکہنا ہوتا ہے کیا وہ ہی نہایت بد دماغ
قاصد نادان گیا ہے انکو لانے کیلئے

زندگی تک جہڑکیان دیتا رہا وہ سنگدل
بعد مردن آیا ہے احسان جتانے کیلئے

غرق دریائے خجالت کیون نہ ہو جاؤن مین موج
ساتھ غیرون کے وہ جاتا ہے نہانے کیلئے

شریف - جناب شریف صاحب

دن کو ہے خورشید عالمتاب آنیکیلئے
شاد کا ہے فیض روز و شب زمانے کیلئے

کرتے ہین وعدے وہ جہوٹے روز آنیکیلئے
دل کو عاشق کے تسلی کچھ دلانے کیلئے

از طفیل احمد مختار ہون یہ مستقل
عدل پرور ہین یہ منصف ہر زمانے کیلئے

روز افزون ہو ترقی دائما انکی شریف
یہ ہین آقا یہ ہین مالک اس زمانے کیلئے

جانجان فرقت مین تیرے دم لبون پر آگیا
سیکڑون حیلے یہان ہین تمکو آنے کیلئے

تیرے احسان و کرم کا ہے اگر لائق رقیب
ہم ہین تیرے ناز بیجا کیا اٹھانے کیلئے

سیکڑون ہی ظلم کرتا ہے ستمگر سنگدل
ہے کہان طاقت ستم اُسکے اٹھانے کیلئے

انقلاب دہر سے ثابت ہوا ہی یہہ شریف
ایک آنیکیلئے ہے ایک جانے کیلئے

شرار - جناب محمد عبد الباسط صاحب قادری

دام زلفونکا بچھا ہے میرے پھنسانے کیلئے
رنج ہے شمع کو الٹ دلکی جلانے کیلئے

غیر نے شاید بلایا ہے تجھے اے گلبدن
مضطرب ہے تو جبھی تو آج جانے کیلئے

مشتعل ہے آتش ہجران تو سینہ مین مرے
آب وصلت کو چھڑک اسکے بجھانے کیلئے

شاکر - جناب سید خواجہ محی الدین صاحب عرف خواجہ میر قادری

ہم بھی شاد آئے ہین یہہ مژدہ سنانیکیلئے
آئی دیوالی یہان انسے فیض پانے کیلئے

اور کیا حاصل ہو تجھکو شرف اے صف ہما
مہر و مہ نگران ہین تجھسے فیض پانے کیلئے

صبح سے تا شام جو گردش مین ہے یہہ آسمان
خاک پا سے تیرے وہ سرمہ لگانے کیلئے

جم سکندر اور فریدون ہی جو اب ہوتے مدام
تیری طاعت مین وہ رہتے شرف پانے کیلئے

ہر طرف ہنگامہ عیش و خوشی سے دہر مین
عذر کیا تجھکو ہے ساقی مے پلانے کیلئے

فرحت - جناب بالا پرشاد صاحب تلمیذ حضرت مہدی

آج وہ آئین تو مجکو آزمانے کیلئے
مستعد بیٹھا ہون مین بھی سر کٹانے کیلئے

دل جلونسے آج تو تمنے کیا اچھا سلوک
غیر کو ہمراہ لائے ہو جلانے کیلئے

ماجرائے غم مرا سنکر کہا اُس شوخ نے
آج پھر آئے یہان باتین بنانے کیلئے

بعد مرنے کے مری تقدیر کچھ جاگی ہی آج
آئے ہین میت پہ وہ آنسو بہانے کیلئے

رنج فرقت سے تو بہتر ہی کہ آجائے اجل — مین رہون دنیا مین کیون صدمے اٹہانے کیلئے
سر قدم پر انکے مین رکہون جبین سائی کرون — کوئی موقع تو ملے محفل مین جانے کیلئے
گر نہین حاصل وصال اونکا تو فرقت ہی سہی — راستہ کوئی تو ہو الفت نبہانے کیلئے
تہک گیا مین کرکے وصل یار کی سب کوششین — زہر منگوایا ہے آخر مینے کہانے کیلئے
عیش و عشرت نام کو فرحت نہین تقدیر مین — غم دیا اللہ نے ہے تجکو کہانے کیلئے

فاروق - جناب محمد احمد علی صاحب فاروقی تلمیذ حضرت برتر

شعلہ رو پیدا ہوی ہین دل جلانیکیلئے — ہم برنگ شمع ہین آنسو بہانے کیلئے
تم ابہی آئے ہو پہر کہتے ہو جانے کیلئے — یہ عنایت تہی فقط میرے ستانے کیلئے
مر رہا ہون ہجر مین مین جیسے جانیکیلئے — جان آجائے اجل آئے بلانے کیلئے
وصل کی شب اور مجہسے غیر کی بدگوئیان — چہیڑ ہے منہ ہی محبت آزمانے کیلئے
پوچہتے کیا ہو بڑی ہے داستان غم مری — روز محشر چاہیئے اسکو سنانے کیلئے
کس سے کوتاہی قسمت کا کرون یارب گلا — غم ہی جی بہر کے نہین ملتا ہی کہانے کیلئے
ہر تڑپ نخچیر کی تڑپا نہ دے تمکو کہین — جان جان دل چاہیئے ناوک لگانے کیلئے
دیکہئے فاروق کو ملتی ہی کیا داد سخن — آج لایا ہی غزل وہ بہی سنانے کیلئے

صبر - جناب چنی لعل صاحب

آج وعدہ کرلیا تہا اسنے آنے کیلئے — اسلئے قاصد کو بہیجا ہون بلانے کیلئے
خاکساری شیوہ انسانیت ہے بر ملا — خلق مین پیدا ہو ہستی مین جانے کیلئے
وہ لو تو دل سے عاشق شیدا تہارا ہی صنم — رکتے ہو کیون صبر کے گہر مین تم آنے کیلئے

گہر - جناب گہر صاحب

چل چکے ہین محفل دشمن مین جانے کیلئے ۔ آج وہ نکلے ہین گہر سے حشر ڈہانے کیلئے
غیر سے ہنستے ہین وہ مجھکو رلانے کیلئے ۔ کیا برا پہلو نکالا ہے ستانے کیلئے
طاقت ضبط ستم کبتک دل ایذا طلب ۔ آچکی اب تو لبون پر جان جانے کیلئے
کشتگان ناز بالین سے اٹہا ئینگے نہ سر ۔ شور محشر بہی اگر آئے جگانے کیلئے
پارسائی کا جنہین دعوے تہا کل تک اسے کہہ ۔ مستعد ہین آج وہ پینے پلانے کیلئے

خیر ۔ جناب مرزا خیر اللہ بیگ صاحب

یہہ بہلانے اور چلے ہین ستانے کیلئے ۔ کون مانع تہا تمہین یہان نہ آنے کیلئے

عقیل ۔ جناب محمد شرف الدین احمد صاحب تلمیذ تفضیل

وصل کی شب اس پریرو کے کہلانے کیلئے ۔ چار بٹرے چوک سے اک ایک آنے کیلئے
سب کے سب دشمن بنے ہین ہای میری بیکسی ۔ کوئے جانا نکا بہی سگ ہے کاٹ کہانے کیلئے
رحم کہا کر شاد کچہہ کردینگے مجکو ای عقیل ۔ ایک عرضی لکہکے دو روز نبی بڑہانے کیلئے

تواریخ و غزلیات طرح و غیر طرح

اردو فارسی وغیرہ

امیر جناب مولوی سید امیر اللہ احمد صاحب مدراسی ساکن حیدرآباد

آن مهاراجه بهادر که کشن پرشاد است — گاه آگاه و بهر کار کمالے دارد

فکر مدحش دل من دارد و من منفعلم — نیست ممکن مگر او فکر محالے دارد

نسبتش با که کنم در صفت ذاتی او — مثل وارد بدکن او نه مثالے دارد

شاه از لطف خودش کرد وزیر اعظم — دکن از بهر خود این نامهٔ فالے دارد

هست تاریخ همایون بزبان جمهور — که شه از جانب او نیک خیالے دارد

چون ندارد که شه است از همه حالش آگاه — خویش را او که بهر حال بحالے دارد ۱۳ ۱۹

شاه آصف که بدور قلمش لوح و قلم — سر بفرمانش ندارد چه مجالے دارد

عرض عمری شود افزون و سنین عمرش — دور شمسی و قمری تا مه و سالے دارد

عرض احوال در اینجا که کند صورت حال — لب خاموش ادب نیز سوالے دارد

سر شیها کند آنکس که درین دور امیر — همچو خورشید فلک رو بزوالے دارد

ایضاً

راجهٔ راجگان کشن پرشاد — کاندرین دور هست رشک کشن

خاص تلمیذ حضرتِ آصف — در سخن هست او استاد سخن

هست دیوان دانش و فرهنگ — نسخهٔ انتخاب در هر فن

همچو بخت جوان سالے — حین تدبیر و رائے پیر کهن

چشمهٔ فیض و بحر جود و عطا — معدن خلق و علم را مخزن

ذکر خُلقش بهر کجا که رود — گوئیا می وزد نسیم چمن

از بیان خارج است اوصافش — می نیاید درست در گفتن

لغزشی در بیان اگر رفته است
از عنایات ظل سبحانے
میمنت باد و هم مبارک باد
سر اعدا شد از حسد پامال
سال تاریخ روشن است اینک
کامران ماند و بپایهٔ شاه -
دشمنے عالمی است دشمن شاه
دشمنان را که سرکشی کردند
آن زمان رفت بد سگالان را
آنچه شد انتظام از قلمش
من نه یک بوده ام که این گویم
هست خود بر زبان اهل فرنگ
ته و بالائے که بود نمانند
من بفکر همین که آخر کار
تا ترا اے امیر جان به تن است
صحت و عافیت به جان و تنش
از گل مدعا بباغ جهان

درگذر باد شد خطا سهواً
شد مدار المهام ملک دکن
بروے و بر تمام اهل وطن
دل ها شاد چشم ما روشن
از همان مصرعه که شد از من
که جهان راست ظل او مامن
سے غلط کرده ام خدا دشمن
رسن وار شد رگ گردن -
که همی بود نان در روغن
بر محل شد همه بوجه حسن
علمے هست هم زبان با من
حرف تحسین که آن بود ولڈن
همه از بند و بست شاه زمن
چون شود اختلاط شوهر و زن
باش صرف دعاے او همه تن
جوهر جان شود خجسته و تن
دامنش باد دامن گلشن

ترکی بے جناب مولوی ترک علیشاه صاحب امیر الشعرای هند منصبدار حیدرآباد

قدنگ طعن بگردون زده قسم ارشاد
که چو شکل کمان در قدِ تو خم افتاد

چرا نه بار سر دوش بیکسان باشی | ز گوشمال ضعیفان چرا نیاری یاد
چرا نه دست تعدی دراز میسازی | چرا کشیده ز پائی خود از رهِ بیداد
چرا نشسته در گوشه همچو پیر زنی | چرا ز در بدر آری نه ای ستم ایجاد
چرا کمر نه پی قتل عاشقان بندی | چرا کشی نه چو معشوق خنجر بیداد
ز داست پنجه ببالت کدام شهبازی | که شد چو مرغ گرفتار نغمه ات ازیاد
تگرگ ظلم نباری چرا بجانهٔ خلق | ز برق جور نسوزی چرا سرای عباد
چرا نه سنگ حوادث بزندگان رانی | چرا نه خاک تنِ مردگان کنی برباد
چرا ز رسم جفا توبه کردهٔ امروز | چرا بخوردهٔ سوگند بهر ترک عناد
کدام دست شکست آن عصای گردش تو | که همچو دانه نسائی ز آس ظلم اجساد
من این سخن بفلک میزدم که شاهد عشق | زبان بمطلع ثانی بصد طرب بکشاد

مطلع ثانی

زنند هر طرف این نغمهٔ مبارکباد | که شد وزیر دکن راجه کشن پرشاد
نوای این غزلِ تازه مطربان خوانند | بچنگ و بربط و قانون و دف بمحفل شاد
غزل
بیا ببزم من امشب بتِ ستم ایجاد | که دل بشوق وصال تو میکند فریاد
کجا بکار من آئی چو جان من آئی | دران زمان که ز قصر تنم فتد بنیاد
جفا اگرچه بود رسم دلبران لیکن | نه آنقدر که شود خاک عاشقان برباد
سزد که دست دل چاک من بیاراید | کنی بزلف خود انگل چه شانهٔ شمشاد
بشعر من بگشائی زبان بتحسین ها | مگر بوجد در آئی ز معنی حساد
چنانکه تیغ نگاه تو کرده با دل من | کند به سینهٔ عاشق نه خنجر پولاد

شوم بعشق تو مجنون اگر شدی لیلی ‌‌ دگر بصورت شیرین شوی منم فرہاد

گذر ز سینہ نماید خدنگ مژگانت ‌‌ چنانکہ از رگ جان نوک نشتر فصاد

گہی ز مہر نہ کردی نگہ بجانب من ‌‌ گہی بلطف نگفتی چرا کنی فریاد

گہی بشوق نشاندی مرا نہ در پہلو ‌‌ گہی ز وصل ندادی بمن مبارکباد

چہ شد ز خاطر خویش ار فرامشیم کردی ‌‌ مگر ترا بنماید دلم بہر دم یاد

زنم بدامن وصل تو دست چون ترکی ‌‌ کشم ترا ببر خویش ہر چہ باد اباد

گہر ز مطلع ثالث نصیحہ افشانم ‌‌ ز آب در کف آرم پئے دوات مداد

مطلع ثالث

سپہر رتبہ وزیر دکن کشن پرشاد ‌‌ ز شوکتش کہ فزون تر بود نہ شان قباد

ز دست معدلتش فتنہ کالعدم گردد ‌‌ بیفگند کف انصاف او بن بیداد

ز کید روبہ دنیا دلم نمی ترسد ‌‌ ق ‌‌ کہ ہست بر سرم آن شیر وش پے امداد

کہ پیل چرخ بلرزد از او بوقت عتیب ‌‌ کند ز ہیبت او شیر نیستان فریاد

ز کحل خاک کف پای او شود روشن ‌‌ بسان دیدۂ خور چشم کور مادر زاد

بہر طرف ہمہ گویند کین کرم گستر ‌‌ کند ز فیض دل خلق ہمچو شادان شاد

خطر بعہد تو اے دادگر نمیدارد ‌‌ گلے ز پنجہ گلچین و بلبل از صیاد

نہال خشک بود تر ز آب جود کفت ‌‌ بیمن پاے تو گردد خرابہا آباد

عدوے جاہ تو اندر قمارخانہ دہر ‌‌ نرے بباخت و لیکن ندید نقش مراد

سر حسود کہ از کبر بر فلک میماند ‌‌ ز آستان تو جنبد کنون نہ مثل جماد

عجب مدار کہ مغز سر حریفانت ‌‌ پرد ز نعل سمندت چنانکہ ریگ از باد

ملال نیست اگر مدعی کند عیبم … که کس نماند سلامت ز تهمت حساد

سخا ندان من افزون ز صد سخن سنج اند … اگر شمار کنم از زمانه اجداد

بکام سبت زبانش جلاوت شعرم … بداد معنی من تا نه خصم لب بکشاد

چنانکه نقش بیکر وزین نزند کلکم … نشد نه در صد و سی سال خامه بهزاد

پسند طبع بلندم بود نه معنی پست … که باز می ننشیند بآشیانه خاد

بهند نیست کسی در سخن مقابل من … ز اصفهان بشهادت طلب کنم استاد

پس وفات من این زندگان مرده پسند … رقم کنند خطابم بنامه ها استاد

شناختند ولیکن نه قدر من درست … در دیار سخن دوستان ز راه عناد

شکر که من بفروشم ز معنی شیرین … گمان کنم که نباشد بجو انجه قناد

به بیک جودت طبع خود ار کنم ایما … به نیم گام کند قطع راه سبه شداد

قدم زنم بزمین غزل ز صائب پیش … بملح نیز کشم نقش بهتر از آزاد

اگر دروغ بگویم کشا بنفرین لب … وراست گفتن من راست کن تحسین باد

چنین قصیده ببزم وزیر گر خوانم … سزد که روح ظهوری بگویدم استاد

هرات و کابل و کشمیر و کاشغر دیدم … سخن شناس ندیدم مگر چو حضرت شاد

مهیمنا دل شادم همیشه شادان دار … که داد خلعت دیوانی دکن باشاد

تباه فرقه حساد او بکن در دهر … چنانکه کرده یارب هلاک قوم عاد

کنون قصیده بکن ختم ترکیا بدعا … کشا بعجز زبان را به پیش رب عباد

که یارب این شه و دستور دائما باشند … بحق سرور بطحا و سید بغداد

واجد - جناب مولوی محمد عبد الواجد صاحب

هر که روز ینهٔ دیدار جمالے دارد
نیکبخت است و چو من وجه حلالے دارد

دلم از دوریِ تو رنج و ملالے دارد
خسته و زخمی و آتش زده حالے دارد

هر که در فطرت خود علم و کمالے دارد
میتوان گفت که صد کیسهٔ مالے دارد

هر کسے رشک ز وصل تو برد در عالم
من بر آنکس که تمنائے وصالے دارد

از نگه کاوی من چهرهٔ من رنگین شد
آشکار است در و نم چه سوالے دارد

دارم امید وصال از صنم جور پسند
این محال است دل من چه خیالے دارد

صرف بیداد ز دست تو ستمگر گردید
آسمان تیز بد و در تو خیالے دارد

بهلاک من رسوا انکه شد تیغ چرا
آنکه از ابروئے پیوسته هلالے دارد

کشت پروانه و خود محو فنا می باشد
حالتِ شمع نظر کن چه وبالے دارد

چهره بیں رخ او سایه نماید ما را
الله الله بت دلجو چه جمالے دارد

میخورم زهر ز دست تو و هر کس داند
واجد از لطف تو خوش آب زلالے دارد

زائرہ جناب مولوی حاجی احمد حسین صاحب سابق تحصیلدار سال و وظیفہ یاب

ساقیا جام تو از باده کمالے دارد
جلوه بدر بدست تو هلالے دارد

آنکه از فکر دلم ذوق وصالے دارد
حالتے نیست که در خواب خیالے دارد

قامت خم شده ام شکل هلالے دارد
سینیش آنکه به ابروت مثالے دارد

همه تن چشم ز حیرت شده آئینه مثال
دلم از عکس رخ یار مثالے دارد

گشت زین وجه دل زار من انگشت نما
که بمهر رخ او شکل هلالے دارد

تیرگی رخ خود رامه کامل نزدود
نقص عقل است که دل شوق کمالے دارد

حسن اگر چهرهٔ بشگفته چو گل بنماید
عشق چون بلبل شوریده مقالے دارد

نیست این ناله که از سلسلهٔ پا بیم برخاست ‏— گلشن عشق بتان تازه نهالے دارد

مطلب ممکن من گر نه بر آید غم نیست ‏— من تو شم زینکه دلم فکر محالے دارد

هر که شد بسمل تو بست بہ بالم طپشی ‏— طائر من بوفا بسکه و بالے دارد

گر فتا دست ز چشم تو دل من غم نیست ‏— مهر رخشنده زبان کے بزوالے دارد

همچو آئینه بدل هست مرا بیم شکست ‏— جوهر ذاتی من طرفه وبالے دارد

خسته ات کرده فراهم پے مردن اسباب ‏— نیست گر وصل تو غم نیست وصالے دارد

درد و غم هست بدور تو بجا ہاے و محال ‏— عافیت از تو مگر حکم محالے دارد

هست از ذات من آرایش روے ایام ‏— یعنی از بخت سیاهم همه خالے دارد

گلشن دهر بخود نازد و این ناز بجاست ‏— یعنی از قد بلند تو نهالے دارد

گفتگوے دل من بسکه مرا مفتون کرد ‏— زانکه در وصف مهاراجه مقالے دارد

اے مهاراجه بهادر کف و کلکت اکنون ‏— ق ‏— دست و قدرت بهمه مال قسمالے دارد

یعنی اندر کف تو مهر وزارت آمد ‏— هر کس از جانب تو نیک خیالے دارد

مطلع ثانی

اے وزارت ز جلال تو جمالے دارد ‏— وے امارت ز جمال تو جلالے دارد

مهر از فر شکوه تو رواجے گیرد ‏— سخن از فیض کلام تو کمالے دارد

سخنت جان سخن هست تو جان معنی ‏— کس نگوید همه این نکته مجالے دارد

من ترا عین خرد عقل مجسم گفتیم ‏— کی بمنعم خرد و عقل مجالے دارد

دیده و دل همه در معنی و صورت گاهی ‏— نه شبیهی چه تو بیند نه مثالے دارد

قوت ناطقه از فیض ثنایت عامست ‏— عجبی نیست سخن گر لب لالے دارد

همسرت مهر از نتوجه نگردد که ترا
هر زمان هست شرف او بسالی دارد

چون بدور تو نشاطست بهر جا شاید
هر لب خود غزلی نغز غزالی دارد

زندگی بخش چو خاک در تو شد ز حباب
هر دل خویش گره آب زلالی دارد

دید چون جاه ترا بر سر خود گفت فلک
این هما بر سر من سایهٔ بالی دارد

شوکتت صدرنشین هست و فلک همچو غلام
جائے آنجا همه در صف نعالی دارد

ابلق کجروش و تند خرام گردون
داغ حکمت بسر ران زهلالی دارد

نتواند که ز حکم تو فلک برگردد
پایش از کاهکشان بسکه عقالی دارد

نرسد تا بدر قصر جلالت هرگز
گرچه گردون زمه و خور پر و بالی دارد

گلشن بدل ز دست تو بهارے گیرد
شاید عدل ز رایتو جمالی دارد

زاید از فیض ثنا یتو بهر محفل و بزم
عزت و منزلت و جاه و جلالی دارد

سخن خرّم و دل شاد بود مدحت تو
خرّم و شاد مرا در همه حالی دارد

میکنم ختم سخن را همه اکنون بدعا
قیل و قالیکه دراز است ملالی دارد

ملک در عین کمالست ز رایتو خدا
همه در حفظ خود از عین کمالی دارد

خاطرت شاد بهر شام و بهر صبح بود
شادمانی بجهان تا مه و سالی دارد

شب و روزت چو مه و مهر بود نورآگین
تا مه و مهر بعالم مه و سالی دارد

سایهٔ ظل خدا حضرت آصف هموار
چتر آسا بسرت بار تعالی دارد

تاریخ

مهر دیوانی بدست پیشکار
آمد و شد کور چشم دشمنان

گر کسے تاریخ آن پرسد ز تو
شعر اول بیش او زاید بخوان

شوق ـ جناب غلام محمد صاحب داروغه صیغه محکمه معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامه سرکار عالی

روئے گل غنچہ دہن قد چو نہالے دارد / روکش سنبل و ریحان خط و خالے دارد

یار ما سیکہ دلاویز جمالے دارد / ابرو و روے و جبین بدر و ہلالے دارد

آرزوہا کہ بدل خیر سگالے دارد / ہرکس از جانب تو نیک خیالے دارد

دور فرخ چہ قدر عید ہمان بود است / ساعت ہفتہ مبارک مہ و سالے دارد

جان نثاران ترا مژدہ دہ خلوت راز / غیر را دخل چہ امکان چہ مجالے دارد

چون نبارد بسر خلق گہرہاے کرم / او کہ در دست یم بذل و نوالے دارد

آن کریم است کہ بخشد بگدا غیر سوال / آن فقیر است کہ بغیرت نہ سوالے دارد

استعارہ بہ مہ روئے تو عار است ز مہر / پیش چشم و دل من ذرہ مثالے دارد

آن ز جنبش بکشد وین ز ادا زندہ کند / چشم و ابرو اثر سحر حلالے دارد

مژدۂ باد ترا اے شب ہجران تا صبح / زیستن عاشق ناکام محالے دارد

اے ترا حاسد بدخواہ بگویم بشنو / رنج بیہودہ بجان تو و بالے دارد

سر کہ مالیدہ بہ ابرو رود از پیش حریف / شاید از صحبت با غیر ملالے دارد

شوق پرہیز کز ان فتنۂ دزدیدہ نظر / بہر دل بردن دل دادہ کمالے دارد

جمیل - جناب حافظ محمد جمیل الدین صاحب تلمیذ جناب مولانا ترکی

سرمگین چشم تو نسبت بغزالے دارد / عنبرین زلف تو با مشک مثالے دارد

خور چو مہتاب رخ تو نہ جمالے دارد / چون قدت گلشن عالم نہ نہالے دارد

ساقی آن بادہ بدہ تا رود از سر سودا / دل میخوار من این از تو سوالے دارد

خواہم آن مے کہ بود قوت دل قوت روح / خواہم آن مے کہ از و رشک زلالے دارد

تا فتد چون اختر اقبال بلندت ز حسد / کوکب بخت حسود تو زوالے دارد

شاد از عدل تو گردید همه اهل جہان　　چشم بر فیض تو ہر خیر سگالے دارد
حشمت از شوق بخواہد که غلامت باشم　　دولت از بختِ تو امید وصالے دارد
گل ز لعل لب تو عرق ندامت گردید　　لاله داغ بدل از دانهٔ خالے دارد
چون در عہد تو باشد دلِ عالم خرسند　　ہر کس از جانب تو نیک خیالے دارد
ہر طرف کوکب بخت تو ضیائی بخشد　　مہر اقبال تو ہر سمت جلالے دارد
غرض از وصف و ستایش تو بود ہیچ بدل　　تکیه بر قسمت خود اہل کمالے دارد
مدحت شاد برآید نه ز کلک تو جمیل　　گرچه مانند تو دیگر نه کمالے دارد

قطعه

آفتاب جہان کشن پرشاد　　بخت رخشنده بر سپہر مراد
از عنایاتِ حضرتِ آصف　　شد مدار المہام عالی شاد

ایضاً

مرجع کل انام ناظمِ ملکِ نظام　　بخت کند انتظام خلق کند شادکام
دولتِ جاوید یافت از سر راه ادب　　فخر وزارت شده شاد مدار المہام

امجد ـ جناب سید احمد حسین صاحب تلمیذ مولانا ترکی

روے سمین تو ایجان چه جمالے دارد　　که مه چاردہم این نه کمالے دارد
رنج و آه و الم و سوز و گدازے تا چند　　این ہمه کار دل از زشت مآلے دارد
عشوهٔ و ناز کنون ترک بکن اے دلبر　　کین خور عارض تو رو بزوالے دارد
خوب شد آنکه وزارت بتو اے شاد رسید　　ہر کس از جانب تو نیک خیالے دارد
امتحانم ز زر و سیم چه خواہی اے یار　　جان فدائے تو کنم مال چه مالے دارد
نظر رحم بہر کس کند آن دل آزار　　لیک پرسد نه ملالم که چه حالے دارد
گر بمن صاف شود آن بت خودکام امجد　　دم زند غیر بپیشم چه مجالے دارد

اکمل - جناب محمد عبداللطیف صاحب تلمیذ حضرت زکی

خم چو ابروئے تو لے مہ نہ ہلالے دارد
ہمچو روئے تو نہ خورشید جمالے دارد

حور فردوس نہ چون چشم تو دارد چشمے
یوسف مصر نہ چون تو خط و خالے دارد

شب چو رفتم بدرش بہر گدائے میگفت
این گدا ہست کہ از وصل سوالے دارد

برتر از نعت محمد شدہ قدرم ہر جا
ورنہ این بندۂ عاجز چہ کمالے دارد

تا شدم والہ دنیا ہمہ با من گویند
تو جوانست مگر عشق بزالے دارد

ہر چہ گویند بکنم باز ندانم یاران
از من آن شوخ چرا رنج و ملالے دارد

للہ الحمد کہ برسید قاصد جانان
اکمل خستہ و مہجور چہ حالے دارد

حافظ - جناب حافظ سید یوسف صاحب

یارم آن ناز و ادا حسن و جمالے دارد
مثل او دید نہ کس وہم و خیالے دارد

چشم بکشا و بہ بین بر رخ روشن آن بت
خال و ابروست و یا نجم ہلالے دارد

قاصدم رفتہ نہ معلوم چہ آسیب رسید
مدتے شد کہ جوابے نہ سوالے دارد

نسبتے نیست بخورشید ز روئے دلبر
حسن دارد نہ چہ از رنگ و جمالے دارد

القفش بودسے اگر آیدے آن بت گاہے
چون نہ آمد ز من و رنج و ملالے دارد

مرد عاقل چہ رسد بر سر جاہ و حشمت
روش طبع بیک رنگ و بحالے دارد

پرورش میکند از فضل خدا عالم را
لطف اینست نپرسد چہ کمالے دارد

مرغ دل ہست طپان از رخ دلبر در بر
از کہ در دامن خود دانہ خالے دارد

نرود جان ز تن او کہ مرگش آسان
ہر کہ الفت بدل خویش ز مالے دارد

از مے بیخودی در عشق ز ہستی رفتیم
بہ مقامے کہ جنوبے نہ شمالے دارد

خاص این دولت عظمیٰ است برائے آصف — ہر کس از جانب تو نیک خیالے دارد
آنکہ شد واقف اسرار معانی حافظ — کے قدم باز از ان حال بقالے دارد

خلیل - جناب محمد خلیل الرحمن صاحب ہاپوری - ساکن حیدرآباد

للّٰہ الحمد کہ این عصر چہ حالے دارد — شاہ آصف چہ عجب بذل و نوالے دارد
منصبِ اکبر دستوریِ اعظم بخشید — لبِ جان بخش مسیحا بمقالے دارد
اکبر جملہ وزیران بنمودش بکرم — ہر کسے پیش وے الحاح و سوالے دارد
شاد ہست آنکہ مہاراجہ کشن پرشاد است — کہ بہر نام مبارک چہ کمالے دارد
شاد از جملہ مرادات ہمیشہ باشد — نیک از نام و تخلص ہمہ فالے دارد
بسخاوت بشجاعت بکمالات و بعدل — نہ عدیلے نہ نظیرے نہ مثالے دارد
مثل اجداد خود از اہل سخا و کرم است — صرف در جود و عطا ہست کہ مالے دارد
مرجع خلق بظاہر شدہ باطن با حق — حال یک طور دگر طرز بقالے دارد
روش نیک صفات و منش صلحِ کل است — از کسے ہیچ غبارے نہ ملالے دارد
ہمدرین عہد ببین لایق این کار سترگ — غیر ممکن بود ش مثل و محالے دارد
منصب خاص وزارت کہ مبارک او راست — خیر خواہش خوش و بدخواہ وبالے دارد
شاہ آصف شدہ سلطان جہان مہر کمال — این مہ کاملے بس نور و جمالے دارد
تضمین
اے مہاراجہ نہ ذات تو مثالے دارد — ہر کس از جانب تو نیک خیالے دارد
باشد اقبال تو دایم بترقی بعروج — تا مہ چرخ کمالے بزوالے دارد
یا الٰہی تو درین عہد سلامت دارش — خلقت از عدل و عطا نیک ملالے دارد
ہر شب و روز نہ تنہا بدعا ہست خلیل — بلکہ ہر شخص ہمین طور خیالے دارد

مصرع اول		مصرع دوم
ہزار شکر حق آن بادشاہ آصف جاہ	تاریخ	برائے مصلحت ملک خود بہ نیک انجام
بسر فرازی مہراجہ کشن پرشاد		نمودش از کرم و لطف خود مدار مہام
الٰہی منصب عالی باو مبارک باد		مدام راضی بعدل و سخاش جملہ انام
خلیل مصرعہ سالش دعائیہ گفتا		ہمیشہ شاد مدار المہام عالی مقام ۱۹ ۱۳
صد شکر حق کہ شاہ نظام آصف زمان	رر	در ساعت سعید باعزاز و فر و شان
مہراجہ را مدار مہام عظیم ساخت		این منصبش مبارک و او شاد و کامران
باشوکت و شجاعت و رحم و کرم بعدل		باشند شاد حال چہ اسم شریف شان
اعظم وزیر زیب جہان باد گفت عقل ۱۹ ۱۳		تاریخش از خلیل باخلاص مدح خوان
آن مہاراجہ کشن پرشاد	ء	شد مدار المہام شاہ دکن
پاک باطن وزیر اعظم گفت ۱۹ ۱۳		بہر تاریخ آن خلیل بسن

انور۔ جناب سید محمد انور علی صاحب تلمیذ حضرت ترکے

مصرع اول	مصرع دوم
راجۂ راجگان کشن پرشاد	عاقل و خوش بیان کشن پرشاد
عادل و منصف و کریم و خلیق	ہمچو نوشیروان کشن پرشاد
شاعر و خوشنویس و خوش تقریر	عالم ہر زبان کشن پرشاد
حاتم وقت رستم دوران	حامی بیکسان کشن پرشاد
نام اجداد زندہ شد از وے	زینت خاندان کشن پرشاد
ہست در شش جہت بشوکت و شان	فخر ہفت آسمان کشن پرشاد
چون کشن ہست در جہان بیشک	راجۂ راجگان کشن پرشاد
بود از پر توش خجل مہتاب	چون کند رخ عیان کشن پرشاد

شود افلاسم از عنایت تبدیل | گر بود مهربان کشن پرشاد
تا جهان است داور باشد | در میان جهان کشن پرشاد
بر وزارت همیشه قایم باد | راجهٔ راجگان کشن پرشاد
از خدا خواهم انور را که بود | تا ابد شادمان کشن پرشاد

واحد — جناب محمد عبد الواحد صاحب نایب سررشته دار دفتر ملکی سرکار عالی

نه قمر همچو رخت حسن و جمالے دارد | نه فلک مثل تو در رتبه کمالے دارد
یک هلال است فقط بر شفق شام مگر | افق مطلع رویت دو هلالے دارد
اے خوشا دور که ناکام رسید است بکام | عاشق خسته ز معشوق وصالے دارد
هست این رحمت یزدان که بجان و دل خویش | هر کس از جانب تو نیک خیالے دارد
به سخا و کرم و جود و عطا چون تو دگر | اندرین دهر نظیرے نه مثالے دارد
من سراسیمه و آشفته بامید وصال | روز من حیف که برگشته خیالے دارد
می رسیدم بچمن کاش بیک پروازی | لیک صیاد مرا بے پر و بالے دارد
منکه صد راه بدل شوق جمالش دارم | او که صد گونه ز من رنج و ملالے دارد
چکنم حاسد بدبین ز من خسته جگر | نا حق از خود بدل خویش ملالے دارد
پوششم گرچه گلیم است ندارم رنجی | بخد دلق گدا فخر به شالے دارد
هر قدر خرج کنی بیش از ان گرد آید | دولت علم نه از صرف زوالے دارد
دارد آنکس که زر و سیم ندارد چیزے | همه او راست هر آنکس که کمالے دارد
شاد دستور شه آصف سا دس مانند | که به مخلوق ز دل فضل و نوالے دارد
من نیم صرف ثنا خوان تو واحد بشنو | هر کس از جانب تو نیک خیالے دارد

کیفی - جناب سید رضی الدین صاحب تلمیذ حضرت منیر ش

از سرافرازی وزارت ملک		گل شادی چو شاد اب شگفت
سال تاریخ کیفی مسرور		پاک باطن ۱۹ وزیر اعظم گفت ۱۳ھ
شاد کو دی ہے وزارت شاہ نے		ہے خوشی کیفی مبارک باد کہہ
اس خوشی کا سال پوچھے گر کوئی		نوجوان ۱۹ دیوان کشن پرشاد ۱۳ھ کہہ
مچی ہے شہر مین اک دہوم کیا سب کیفی		یہہ لوگ کہتے ہین آپسمین کیون مبارکباد
زبان دہر سے نکلا یہہ مصرعہ تاریخ		وزیر ملک ۱۹ دکن ہوگئے کشن پرشاد ۱۳

عثمان جناب نواب میر عثمان خانصاحب مددگار صدر محاسب

طفیل احمدؐ و داود مجذوب		بدست آورد شاد از شاہ مطلوب
چہ خوش تاریخ فصلی گفت عثمان		کشن پرشاد شد ۱۰ دیوان محبوب ۱۳ف

قطب - جناب محمد قطب الدین صاحب وکیل و محتسب ضلع بیر مقیم بلدہ

فخر عالم شود آن شخص کہ ملکے دارد	قطعہ	قدر مفلس نشود گرچہ کمالے دارد
دشمن و دوست ز اخلاق تو خورم ہستند		ہر کس از جانب تو نیک خیالے دارد
ہے جہان تیار قسمت آزمانے کیلئے	"	کیا مبارک دور آیا ہے زمانے کیلئے
خوش رہین یارب وزیر و شاہ اقلیم دکن		قطب بہی حاضر ہے انعام پانے کیلئے
غنچۂ گلشن کشن پرشاد		باد بشگفت از نسیم مراد
این وزارت ترا فلک شوکت		تا بماند زمین مبارک باد

علا - جناب سید خورشید علیصاحب تلمیذ جناب شوق صاحب

اللہ خیر خواہ کا ان کے بہلا کرے	رباعی	بدخواہ انکا سوز حسد سے جلا کرے

حاجت روائی خلق کی جیسی یہ کرتے ہین	ایسے خدا نے ان کی بھی حاجت روا کری

عابد - جناب نواب میر عابد علیخان بہادر صولت جنگ

زین خدمت تو اہل دکن شاد شاد اند	شکر خدا بجاست عطائے نظام شد
عابد بصد مسرت و شادی سنش بگفت	این ہشیار ملک مدار مہام شد
	۱۳ ۱۹

تاریخ بصنعت توشیح از جناب عابد مرزا صاحب بیگم ریختی گو

خ	خوش ہو کے ارادہ کیا بیگم نے چمن کا	ا	انداز چلی دیکھنے پہولونکی پہبن کا
ل	لاہی کی کٹوریمین وہ اٹھتا ہوا جوبن	ق	قد سرو کا لب غنچے کا رخسار سمن کا
ن	نرگس سے اشارے کئے سنبل سے کئی بل	ی	یہ ناز یہ انداز ہی چہوتہی کی دلہن کا
ک	کیا ہونٹ ہین نگین جنہین دیکھ کے شرمائے	ی	یاقوت بدخشاں کا ہو یا لعل یمن کا
ا	اترائی ہوی پہرتی ہی اسطرح سے خوش خوش	ش	شاید کہ صلہ ملگیا کچہ شکوہ سخن کا
ا	اے کیسا صلہ دی مرے خالق نے مرادین	د	دل بڑہ جو گیا تنگ ہے ملبوس بہی تن کا
ک	کیو انکا عروج آج بہارا جہ نے پایا	و	وہ دوش پہ خورشید کی انچل ہے کرن کا
د	دکہلایا مری بہاگ نے وہ عیش کا سامان	ی	یاد اب بہی گہر کی نہ مجہے دہیان وطن کا
و	وہ دیکھو وزارت کا ملا شاد کو خلعت	ا	اب دیکھنا دشمن کا بہی دل جائیگا سن کا
ن	نکہت تری اخلاق کی ہی مشک سے بڑھکر	د	دیکہا تو دکن ایک نمونہ ہتا ختن کا
ک	کسرے کا بہی جو عدل ہے خالق نے دیا ہے	ن	نشہ نہ رہا شیر کا باقی نہ ہرن کا
ک	کیا جوش مسرت کا زمانے مین ہوا ہے	ا	اب درد کا ہے نام بہا نہ مین محن کا

	توشیح مین بہی سال ہے مصرع مین بہی کن لو خالق نے کیا شاد کو دیوان دکن کا ۱۳ ۱۹	